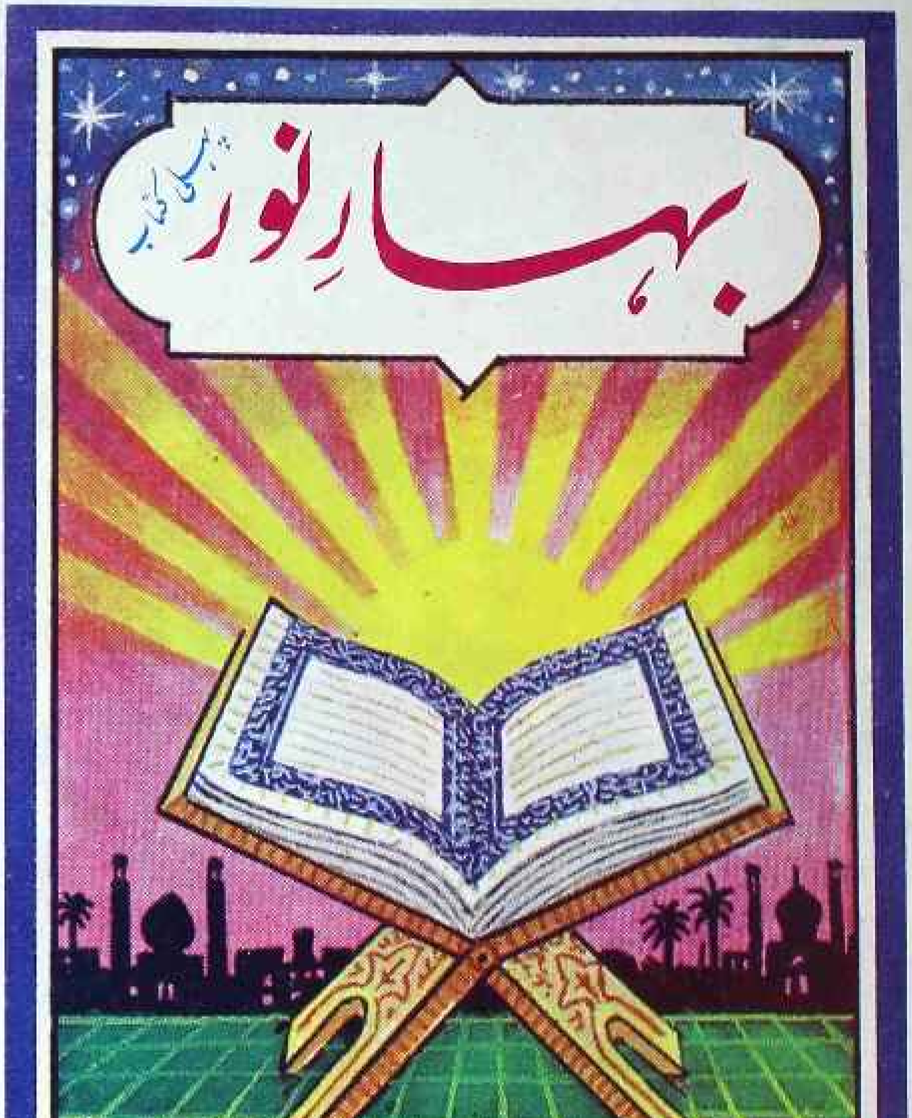

قرآن مجید سے آشنائی کا ایک مجموعہ، جوانوں اور نوجوانوں کیلئے

بسم الله الرحمن الرحیم

اهدایی
دفتر نماینده مقام معظم رهبری (مدظله العالی)
در پاکستان

"بہارِ نور" (پہلی کتاب)

قرآن مجید سے آشنائی کا ایک مجموعہ، جوانوں اور نوجوانوں کیلئے

مؤلف: سید حمید علم الہدیٰ

ترجمہ: نثار احمد زینپوری

بارِ اوّل: جمادی الاول ۱۴۱۵ھ

خطاطی: سید قلبی حسین رضوی کشمیری

پبلشر: حوزہ

تعداد: ۲۰۰۰

لیتوگرافی و چاپ: مؤسسهٔ چاپ الهادی، قم، تلفن ٦١٦١٢١

مطاف پبلشرز

فہرست

پیش گفتار ۵

پہلا حصہ

قرآن بشر کا کلام نہیں ہے ۹
قرآن کی انسان شناسی ۱۳

دوسرا حصہ

خدا شناسی ۱۷
معلومات ۲۳

تیسرا حصہ

راہنما شناسی ۲۵
پیغمبروں کی بعثت کا مقصد ۲۷
پیغمبروں کے خصوصیات ۲۸
پیغمبروں کی داستان ۳۲

راہ شناسی	۵۱
خدا سے انسان کا رابطہ	۵۲
انسان سے انسان کا رابطہ	۵۶
قسم	۵۸
قرآن کی مثالیں	۶۶
قرآنی دعائیں	۶۹

چوتھا حصہ

معاد شناسی	۷۳
معلومات	۷۹
جنتی اور جہنمی	۸۱
معلومات	۸۶
جواب نامہ	۹۵

پیش گفتار

ہر ایک دریا سے اپنی استطاعت کے مطابق فائدہ حاصل کرتا ہے۔
جو خشکی میں ہے وہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتا ہے جو کہ ایک روز سمندر میں تھا پھر بھاپ میں تبدیل ہو کر بادل بنا، دوسرے لوگ سمندر کے پانی میں کشتی رانی کرتے ہیں، بعض اس سے مچھلیاں پکڑتے ہیں، کچھ اس سے نمک حاصل کرتے ہیں اور بعض اس سے صدف اور لعل و گوہر نکالتے ہیں۔

قرآن کی مثال بھی ایک سمندر کی سی ہے جو کہ صدیوں سے تمام انسانوں کے دسترس میں ہے اور ہر ایک اس سے اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق فائدہ حاصل کرتا رہا ہے۔

ہماری پر افتخار تاریخ میں ہر ایک شخص نے اس لعل وگوہر سے بھرے پڑے سمندر سے مخصوص انداز میں فائدہ اٹھایا ہے اور مخلصانہ اس کی خدمت کی ہے۔

ان خدمت کرنے والوں میں سے بعض یہ ہیں :

* ذی ہوش نابغہ اور حافظان قرآن۔
* دل کش آواز والے ہنرمند اور قاری۔
* بہترین و ہنرمند کاتب اور خوبصورت انداز میں قرآن کو لکھنے والے۔
* نقاش و آرٹسٹ اور قرآن کے صفحات کو طلائی بنانے والے۔
* مسجدوں، مدرسوں اور کتب خانوں کی نقاشی کرنے والے۔
* قابین بننے والے اور ان پر مختلف قسم کی عکاسی کرنے والے۔

اور قرآن اسی طرح مختلف نسلوں اور گوناگوں قسم کے حالات میں حیرت انگیز بنا رہا ہے۔

* قرآن، مسافروں، مجاہدوں، پہلوانوں، علماء اور قیدیوں کے لئے بہترین ہم نشین رہا۔
* قرآن عرب اور غیر عرب شعراء جیسے حافظ، سعدی اور مولوی وغیرہ کا مرجع رہا۔
* ادبیات عرب، تجوید کے اساتذہ اور ادبی تفسیر لکھنے والوں نے قرآن سے استفادہ کیا۔
* عارفوں اور ادبی و عرفانی تفسیر لکھنے والوں نے قرآن سے استفادہ کیا۔
* فلاسفہ اور فلسفی تفسیر لکھنے والوں نے قرآن سے استفادہ کیا۔

* علوم انسانی کے ماہروں (ماہرین نفسیات، مورخین، معاشرہ شناس وغیرہ) نے اور اسی طرح تجربی علوم (ڈاکٹری، فزیکس وغیرہ) کے ماہروں نے مختلف کتابوں کے لکھنے میں اس کتاب خدا سے استفادہ کیا۔

* دنیا کی مختلف زبانوں میں مترجمین نے اس کا ترجمہ کیا۔ ایک سو سے زیادہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

* طباعت و بندش کرنے والوں نے قرآن کی نشر و اشاعت اور اس کی حفاظت کے لئے مخلصانہ خدمت کی۔

اور . . . .

جی ہاں، حقیقت میں قرآن کلام جاویداں، پُر گوہر سمندر نیز تاباں اور خشک نہ ہونے والا چشمہ ہے۔

اس مجموعہ میں ہم خدا کی مدد سے یہ کوشش کریں گے کہ اس دریا کے مختلف پہلوؤں سے ایک قطرہ اٹھالیں اور حسین گلستان کا ایک غنچہ اپنے جوانوں اور نوجوانوں کی خدمت میں پیش کریں گے۔

درج ذیل عنوان کے تحت قرآن مجید کی آیتوں کی تصویروں کے ساتھ دستہ بندی کی گئی ہے:

ہم کہاں سے آئے ہیں؟

کہاں آئے ہیں؟

کہاں جا رہے ہیں؟

ہر عنوان کے خاتمہ پر کچھ ایسے مطالب بیان کر دیئے گئے ہیں جو کہ قرآنی معلومات اور اخبار سے مربوط ہیں۔ اس کے بعد چند سوالات و معمے قائم کئے گئے ہیں تاکہ طلباء کی استعداد و ذہانت کی ترقی ہو۔

آج ، اسلامی جمہوریہ کے سایہ میں جوان قرآن کے مختلف پہلوؤں ، جیسے قرائت وحفظ قرآن سے دلچسپی بڑھ گئی ہے تو مناسب ہے کہ خدا کے اس عظیم ہدیہ ، بلند و بالا معارف سے بھی قاری وحافظان قرآن آشنا ہوں۔

زیر نظر مجموعہ (بہار نور) میں ہنر، نقاشی اور طراحی کی بولتی ہوئی زبان کے ذریعہ آیات قرآن کے مفہوم کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے ۔

اس مجموعہ کا پہلا شمارہ پیش خدمت ہے بعد کے شمارے بھی انشاء اللہ جلدی ہی پیش کئے جائیں گے ۔

کتاب کے آخر میں ایک سوال نامہ مرتب کیا گیا ہے کہ جس کا مقصد ثقافتی مقابلے منعقد کرنا ہے ۔

امید ہے اساتذہ اور صاحبان نظر اپنی مفید آرا سے نوازیں گے ۔

مؤلفِ کتاب " زبان قرآن " حمید محمدی کے مخلصانہ تعاون اور مدرسہ پبلیکیشنز کی بے لاگ ہمکاری کا شکریہ ادا کردینا ضروری ہے ۔

قرآن بشر کا کلام نہیں ہے

زمین و آسمان کے خالق نے، نباتات، جمادات، انسان اور حیوانات وغیرہ کو پیدا کیا اور ذرات سے لیکر کہکشانوں تک کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ خلق کیا۔

جس مہربان نے بشر کے جسم کے لئے حیوانات و نباتات سے مناسب و موزوں غذا فراہم کی ہے، اسی نے اس (انسان) کی روح اور ہدایت و سعادت کے لئے انسان کامل کے ذریعہ ایک کتاب نازل کی۔ وہ آسمانی کتاب جو پیغمبر اکرم کے معجزہ کے عنوان سے نسل انسان کے اختیار میں دیدی گئی ہے "تاکہ وہ اس کا مطالعہ کریں اور اس میں غور و فکر کرنے کے بعد یہ یقین پیدا کرلیں کہ اس ژرف و زیبا کلام کو نازل کرنا کسی انسان کے قبضہ کی بات نہیں ہے بلکہ اس کو خالق کائنات نے نازل کیا اور انسان کے اختیار میں دیدیا۔

ہم یہاں کچھ ایسے نکات قلم بند کررہے ہیں جو کہ قرآن مجید کے معجزہ ہونے کو ثابت کرتے ہیں۔

۱۔ حسن بیان

جس زمانے میں عرب کا شعر و ادب اپنے نقطہ عروج پر پہنچ چکا تھا، پیغمبر اسلامؐ نے، کہ جس نے دنیا میں کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا تھا، خدا کی وحی کے عنوان سے اپنی زبان پر چند کلمات جاری کئے۔ ان کلمات کی زیبائی کے سامنے عرب کے بڑے بڑے ادیب و شعراء نے سر تسلیم خم کر دیئے۔

البتہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو کہتے تھے یہ کلام انسان ہی کا ایجاد کیا ہوا ہے قرآن مجید نے تین مراحل میں ان کا جواب دیا ہے۔

◉ اگر انسان ایسا کلام ایجاد کرنے پر قادر ہے تو تم اور تمہارے ہم خیال

اس قرآن جیسا کلام لے آؤ[1]

◉ اگر بشر اس طرح کلام کرتا ہے تو تم اور تمہارے طرف دار ایسا کلام لے آؤ، اس قرآن کے جیسے دس سورے بنا لاؤ[2]۔

◉ اگر بشر اس طرح کلام کرتا ہے تو تم اور تمہارے ہمنواؤں کو چھوٹ دی جاتی ہے کہ اس قرآن کے سوروں جیسا ایک ہی سورہ لے آؤ[3]۔

لیکن ہرگز نہیں لا سکو گے یہاں تک کہ قرآن جیسا ایک سورہ بھی نہیں بنا سکو گے۔

۲۔ نظم و ہم آہنگی

ہم جانتے ہیں کہ قرآن مجید ۲۳ سال کی مدت میں، جنگ و صلح، شکست و کامیابی، رنج و مسرت اور پیغمبر کے مختلف روحانی حالات میں نازل ہوا ہے۔ لیکن جب ان مختلف آیتوں کو ایک مجموعہ کی شکل میں جمع کیا گیا تو ان میں اتنی نظم و ہم آہنگی کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ جس سے بشر عاجز ہے۔

ہم یہاں قرآن مجید کی آیتوں میں نظم کے بعض موارد کو سپرد قلم کر رہے ہیں۔

الف۔ موضوعات میں نظم

باوجودیکہ ابتدائی زمانہ کی آیتوں اور آخری آیتوں میں طویل مدت کا فاصلہ ہے لیکن موضوعات کے اعتبار سے ان میں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا جبکہ عام انسان کے تجربے میں زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ نکھار پیدا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کی ابتدائی اور آخر والی باتوں میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔

[1] اسراء/ ۸۸
[2] ہود/ ۱۳
[3] بقرہ/ ۲۳

موضوعات میں یکسانیت کے علاوہ بہت سی آیتیں ایک خاص موضوع میں استعمال ہوئی ہیں۔ [1]

ب۔ جملوں کی ہم آہنگی

صرف قرآن کے موضوعات ہی میں ہم آہنگی نہیں ہے بلکہ ان تمام جملوں اور موضوعات میں بھی یکسانیت ہے جو کہ ۲۳ سال کی طویل مدت میں نازل ہوئے ہیں ان میں ایسا آہنگ اور نظم برقرار ہے جو بشر کے قبضہ کی بات نہیں ہے بلکہ قرآن یہ بتاتا ہے کہ یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔

ہم یہاں ان متضاد الفاظ کے کچھ نمونے پیش کر رہے ہیں کہ جو مساوی تعداد میں قرآن میں استعمال ہوئے ہیں:

لفظ "نور" ۲۳ مرتبہ	لفظ "ظلمات" بھی ۲۳ مرتبہ
لفظ "دنیا" ۱۱۵ مرتبہ	لفظ "آخرت" بھی ۱۱۵ مرتبہ
لفظ "موت" اور اس کے مشتقات ۱۲۵ مرتبہ	لفظ "حیات" اور اس کے مشتقات بھی ۱۲۵ مرتبہ
لفظ "نفع" اور اس کے مشتقات ۵۰ مرتبہ	"فساد" اور اس کے مشتقات بھی ۵۰ مرتبہ
لفظ "صالحات" ۱۶۷ مرتبہ	لفظ "سیئات" بھی ۱۶۷ مرتبہ
لفظ "شیطان" ۸۸ مرتبہ	لفظ "ملائکہ" بھی ۸۸ مرتبہ
لفظ "ایمان" اور اس کے مشتقات ۸۱۱ مرتبہ	"علم" اور اس کے مشتقات بھی ۸۱۱ مرتبہ

اور اسی طرح:

لفظ "شہر" (مہینہ) ۱۲ مرتبہ اور لفظ "یوم" (دن) قرآن میں ۳۶۵ مرتبہ استعمال ہوا ہے [2]

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں "سیر تحول قرآن" مؤلفہ عبد العلی بازرگان
[2] اعجاز عددی در قرآن کریم مؤلفہ عبد الرزاق نوفل ترجمہ مصطفےٰ حسینی طباطبائی۔

ج - حروف میں نظم

صرف قرآن کے جملوں اور موضوعات ہی میں نظم و ہم آہنگی نہیں ہے بلکہ اس کے حروف میں بھی ہم آہنگی آشکار ہے۔

نمونہ کے طور پر ملاحظہ فرمائیں، بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ۱۹ حروف ہیں اور حروف مقطعہ[1] میں سے ہر ایک کی ضرب شدہ تعداد بھی ۱۹ ہے۔ مثلاً سورۂ قاف حرف "ق" سے شروع ہوتا ہے اس میں ۵۷ (۳ × ۱۹) حرف "ق" ہیں۔ اور وہ آٹھ سورے (۲، ۳، ۷، ۱۳، ۱۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲) جو کہ "الم" سے شروع ہوتے ہیں، ان کے کل حروف "الف، لام، میم" ۲۶۶۷۶ (۱۴۰۴ × ۱۹) ہوتے ہیں۔[2]

* * *

کیا یہ تصوّر کیا جا سکتا ہے کہ عام انسان، وہ بھی آج سے چودہ سو سال قبل، حجاز کے غیر مہذب معاشرہ میں اتنی عمیق باتیں بیان کرتا تھا، جن میں معنی کی بلندی کے علاوہ موضوعات اور جملوں میں حیرت انگیز ہم آہنگی موجود ہے۔

(اس کتاب کے دوسرے حصہ میں ہم اعجاز قرآن کے دوسرے پہلوؤں کو بیان کریں گے)

[1] قرآن کے کچھ سورے جداگانہ حروف سے شروع ہوتے ہیں جیسے سورۂ بقرہ الف، لام، میم سے شروع ہوتا ہے، ان حروف کو مقطع کہتے ہیں۔
[2] امثال القرآن مؤلفہ ڈاکٹر اسماعیلی صہ ۸۳ تا ۱۰۲

قرآن کی انسان شناسی

مکتب قرآن میں وہ انسان بہت مختلف ہے جسے ہم نے علوم کی راہ سے انسان سمجھا ہے۔

علوم کی راہ سے ہم جسے انسان سمجھتے ہیں وہ پیدائش و موت کے درمیان کی چیز ہے۔ لیکن ان دو لفظوں کا قبل و بعد علوم انسانی کے لحاظ سے مجہول ہے۔

جبکہ مکتب قرآن کا انسان ان لفظوں میں محدود نہیں ہے۔

وہ دوسرے جہان سے آیا ہے، دنیا کے مدرسہ میں اسے اپنے کو بنانا چاہئے دوسرے جہان میں اس کے مستقبل کا تعلق خود اس کی تگ و دو یا سستی سے ہے جو کہ وہ اس دُنیوی مدرسہ میں انجام دیتا ہے۔

پیدائش اور موت کے درمیان کا انسان، جیسا کہ انسان سمجھتا ہے، اس سے کہیں سطحی ہے جسے قرآن، انسان قرار دیتا ہے۔[1]

زیر نظر کتاب میں قرآنی انسان کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں ہمیں "دریائے نور" قرآن ہی سے استفادہ کرنا چاہئے۔

ہمیں یہ جاننا چاہیئے کہ:

* ہم کہاں سے آئے ہیں؟

اور یہ جاننے کے لئے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں، ہمیں اپنے خدا کو پہچاننا چاہئے اور اپنے خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لئے ہمیں انسان اور کائنات کا اس عنوان سے مطالعہ کرنا چاہئے کہ یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں ← خداشناسی

[1] مجموعہ آثار شہید مطہری ج ۲ ص ۲۱۸ کچھ رد و بدل کے ساتھ۔

• ہم کہاں آئے ہیں ؟

قرآن کے نقطۂ نظر سے ہم دنیا میں آئے ہیں تاکہ ہم راہ نجات یا راہ ضلالت پر گامزن ہوں۔ لیکن ان دونوں راستوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا خود ہمارے علم و انتخاب پر موقوف ہے۔

پس خدا نے ہماری ہدایت کے لئے پاکیزہ ترین انسانوں کو بھیجا ہے اور ہمیں ان نورانی پیکروں کو پہچاننا چاہیئے۔ ← راہنما شناسی

اپنی جان سے زیادہ عزیز راہنماؤں کو پہچاننے کے علاوہ ہمیں اس راستے کو پہچاننا چاہیئے جو کہ انہوں نے ہماری سعادت کیلئے مقرر کیا ہے۔ ← راہ شناسی

* ہم کہاں جارہے ہیں ؟

یہ جاننے کے لئے کہ ہم کہاں جارہے ہیں ہمیں دوسرے جہان کی خصوصیات اور اس کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اور سخت مراحل و عذاب کو بھی پہچاننا چاہیئے۔ ← معاد شناسی

ہم خدا کی مدد سے مندرجہ بالا موضوعات میں سے ہر ایک کے بارے میں گلستانِ قرآن سے ایک غنچہ چن کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہر ایک حصہ کے آخر میں قرآنی معلومات سے متعلق کچھ مطالب اور چند سوالات آپ کی استعداد میں اضافہ کی غرض سے مقرر کئے ہیں۔

معاد شناسی

ہم کہاں جا رہے ہیں؟

راہنما شناسی

راہ شناسی

ہم کہاں آئے ہیں ؟

آزاد و مختار

انسان

خدا شناسی

ہم کہاں سے آئے ہیں؟

آیات قرآن کی دستہ بندی کا نقشہ

خداشناسی

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ
ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ (روم ۲۰)

:

اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہیں خاک سے پیدا کیا
پھر تم انسان بن گئے اور زمین پر پھیل گئے۔

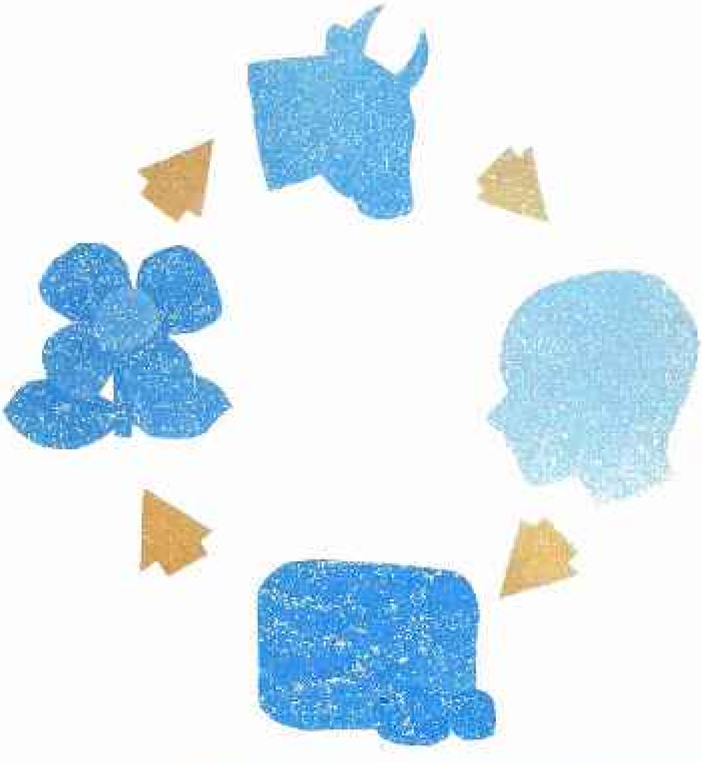

مِن: سے	آیات: آیت کی جمع، نشانیاں	خلق: پیدا کیا	کُم: تم کو
تراب: خاک	ثم: پھر	انتم: تم	بشر: انسان

قابل توجہ یہ بات ہے کہ آج کے دانشوروں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو عناصر زمین میں موجود ہیں وہی مخصوص ترکیب کے ساتھ انسان اور دیگر موجودات میں پائے جاتے ہیں۔

اب ہم کچھ دلچسپ تصویروں کے ساتھ اور پر اسرار سفر کے بعد ایک عظیم صنعتی شہر میں داخل ہوتے ہیں جس کو خدا نے خاک سے پیدا کیا ہے۔

اس شہر میں کم از کم ایک کروڑ ارب (۱۰۰۰۰۰۰۰,۰۰۰۰۰۰۰۰۰) جاندار موجود ہیں اور ان میں سے ہر جاندار (خلیہ) بجائے خود ایک عظیم اور حیرت انگیز دنیا ہے۔

ایک خلیہ

ایک چھوٹے سے خلیہ کو، کہ جس کو ذرہ بین ہی سے دیکھا جا سکتا ہے، ایک ایسے شہر سے تشبیہ دی جا سکتی ہے کہ جس میں ہزاروں تنصیبات و عمارتیں ہیں، کہ جہاں لیبارٹریاں اور ایسے عظیم و جدید صنعتی کارخانے موجود ہیں جن کے بارے میں انسان تصور بھی نہیں کر سکتا، یہ کارخانے غذاؤں سے وہ چیزیں تیار کرتے ہیں کہ جن کی انسان کے بدن کو ضرورت ہوتی ہے۔

یہ مختصر اور شور و غل سے مملو شہر تین حصوں پر مشتمل ہے:

- خلیہ کی کھال، جو شہر کے حصار کی حیثیت رکھتی ہے۔
- خلیہ کا درمیانی حصہ (سفید یا سیتو پلاسم)
- کنٹرول مرکز

یہ محکم و مضبوط حصار والا شہر، کہ جس میں ہزاروں دل کش دروازے، ہزاروں کارخانے، گودام، پائپ لائن بچھانے کا نظام، کنٹرول کا مرکز، بے شمار تنصیبات، مختلف نباتی نظاموں میں ارتباط، وہ کبھی معمولی سی جگہ میں، دنیا کے پیچیدہ ترین اور حیرت انگیز ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ اگر ہم کوئی ایسا کارخانہ لگانا چاہیں کہ جو انہی امور کو انجام دے تو ہم اس بات پر ہرگز قادر نہیں ہیں۔ اس کے لئے دسیوں ہزار ہیکٹر زمین کا رقبہ درکار ہے۔ قابل توجہ یہ بات ہے کہ قدرت مند خالق نے ان تمام چیزوں کو ایک ملی میٹر کے ایک کروڑ پچاس لاکھ ویں حصہ کے رقبہ میں سمو دیا ہے۔[1]

ان لطیف و باریک موجودات (خلیوں) میں سے ہر ایک گروہ مشینریوں اور حیرت انگیز اعضاء کی صورت میں نمودار ہوا ہے اور مخصوص فرائض کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے۔

کچھ نرم و لطیف کھال کی صورت میں اور بعض سخت ہڈیوں کی شکل میں موجود ہیں۔

چند حیرت میں ڈال دینے والے مغز و اعصاب اور کچھ قلب اور رگوں کی صورت میں موجود ہیں۔

بعض دنیا کو دیکھنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ بعض سننے کا کام انجام دیتے ہیں، کچھ چکھنے کے کام میں آتے ہیں۔

* * *

امید ہے کہ مستقبل میں ہم اس عجیب و غریب دنیا سے متعارف ہوں گے جو کہ ہم میں سے ہر ایک کے وجود میں پنہاں ہے اور اس کے بعد اپنے مہربان و قدرت رکھنے والے خالق کی زیادہ سے زیادہ معرفت حاصل کر سکیں گے اور اس سے محبت بڑھائیں گے۔

ان مطالب کا سلسلہ آنے والے مجموعوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

[1] "سفر به اعماق وجود انسان" پیام قرآن جلد ۲ ص ۲۰

تواشیح (ہم خوانی) اسماء اللہ تعالی

الرّحمن	الرّحیم	الملک	القدّوس	السّلام	المؤمن
المهیمن	العزیز	الجبّار	المتکبّر	الخالق	الباریء
المصوّر	الغفّار	القهّار	الوهّاب	الرزّاق	الفتّاح
العلیم	القابض	الباسط	الخافض	لرافع	المعزّ
المذلّ	السّمیع	البصیر	الحکم	العدل	اللطیف
الخبیر	الحلیم	العظیم	الغفور	الشّکور	العليّ
الکبیر	الحفیظ	المقیت	الحسیب	الجلیل	الکریم
الرّقیب	المجیب	الواسع	الحکیم	الودود	المجید
الباعث	الشهید	الحقّ	الوکیل	القويّ	المتین
الوليّ	الحمید	المحصي	المبدي	المعید	المحیي
الممیت	الحيّ	القیوم	الواجد	الماجد	الواحد
الصّمد	القادر	الظّاهر	المقتدر	المقدّم	المؤخّر
الاوّل	الاخر	الباطن	الولي	المتعال	
البرّ	التّواب	المنتقم	العفوّ	الرّؤوف	
مالک الملک	ذوالجلال و الاکرام	المقسط	الجامع		
الغني	المغني	المانع	الضّارّ	النّافع	النّور
الهادي	البدیع	الباقي	الوارث	الرّشید	الصّبور

الذی لیس کمثلهٖ شی و هو السّمیع العلیم

٭خدا کے صفات٭

توحید

انما الٰهکم اله واحد (انبیاء/۱۰۸)

بے شک تمہارا پروردگار ایک خدا ہے

علم

وسع کلّ شیء علماً (انبیاء/۹۸)

خدا تمام چیزوں کا جاننے والا ہے۔

ہمارے اعمال سے آگاہ

وما الله بغافل عمّا تعملون (بقرہ/۸۵)

اور خدا ہمارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

بخشش و مہربانی

هو الرحمٰن الرحیم (بقرہ/۱۶۳)

وہ بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

بے پناہ بخشش

والله ذو الفضل العظیم (بقرہ/۱۰۵)

اور اللہ بڑے فضل و کرم کا مالک ہے۔

جملہ سازی کا مقابلہ

درج ذیل حروف کی ابتدا میں ایک حرف اور انتہا میں ایک حرف کا اضافہ کرکے خداوند عالم کا نام بتائیے:

١ ...م...   ٢ ...ص.ی...   ٣ ...م.ی...

٤ ...ف.و...   ٥ ...ظ.ی...

تنظیم حروف کا مقابلہ

درج ذیل متفرق حروف کا ہر ایک دستہ قرآن مجید کے کسی نہ کسی سورے کا نام ہے، حروف کو ترتیب دیکر بتائیے کس سورہ کا نام ہے:

١ ف، ن، ل، ا، ا.   ٢ د، ق، ر   ٣ ا، س، ن

٤ غ، ت، ن، ا، ب   ٥ م، ل، ن

قرآنی سوالات

قرآن مجید بنی اسرائیل کی ایک داستان نقل کرتا ہے:

خدا سے ان کی یہ دعا تھی کہ ہمارے لئے ایک رہبر معین فرمادے تاکہ ہم اس کے ساتھ ہوکر ظالم جالوت سے جنگ کریں۔

خدا نے ان کے لئے ایک جوان رہبر کا انتخاب کیا، مختصر یہ کہ جالوت اس جوان کی قیادت میں اور ایک دوسرے مومن جوان کے ہاتھوں مارا گیا۔

ان دو افراد کے نام لکھیے۔

راہنمائی: بقرہ / ٢٤٠ تا ٢٥٠

بچے، نوجوان اور جوان قرآن کی نظر میں

* حضرت ابراہیمؑ، ایک خداپرست نوجوان تھے جنہوں نے بتوں کو توڑ ڈالا...
* حضرت اسماعیلؑ، ایسے نوجوان تھے جو اپنی جان بھی قربان کرنے کیلئے تیار تھے...
* حضرت موسیٰؑ، نے بچپن میں فرعون کے منھ پر طمانچہ مارا...
* حضرت عیسیٰؑ، نے بچپن میں گہوارہ سے اپنی نبوت و رسالت کو بیان کیا...
* اصحاب کہف، ایسے مومن جوان تھے کہ جنہوں نے ظلم سے جنگ کے لئے ہجرت کی....
* حضرت یوسفؑ، وہ نوجوان تھے جنہیں کنویں میں ڈالا گیا لیکن....
* حضرت محمدؐ، وہ یتیم تھے کہ جن میں بچپن ہی سے نبوت کے آثار آشکار تھے اور جوانی کے زمانہ میں امین کے لقب سے شہرت پائی...
* حضرت علیؑ، وہ جوان تھے جو حضرت محمدؐ پر سب سے پہلے ایمان لائے....

الف: راهنماشناسی

آزاد و مختار انسان، نیکی یا بدی، ہدایت یا گمراہی، سعادت یا شقاوت کے دوراہے پر کھڑا ہے۔

انسان کی دنیوی و اخروی فلاح و بھلائی کے لئے خدا نے ہر انسان کے اندر عقل کا چراغ روشن کیا ہے۔

لیکن اپنی تمام عظمتوں کے باوجود عقل محدود، اچھائی اور برائی کو تمیز دے سکتی ہے وہ ایسے قوانین بنانے سے قاصر ہے جو کہ تمام روحی اور جسمی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔

بنا بریں اس عظیم طاقت کے علاوہ ضروری تھا کہ بشر کی ہدایت کے لئے خدا سعادت آفرین قوانین بنائے اور اس کی مدد کرے۔

خدا نے اپنے پیغمبروں کو بہترین انسانوں میں سے منتخب کیا ہے تاکہ وہ خدا کے قوانین کو لوگوں تک پہنچائیں مزید برآں وہ خود بھی قوانین کا عملی نمونہ تھے۔

قرآن مجید نے متعدد آیات میں خدا کے پیغمبروں کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض آیتوں کا بغور مطالعہ فرمائیں:

پیغمبروں کی بعثت کا مقصد

الف: تعلیم و تربیت:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ إِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (جمعہ/۲)	:	وہ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے رسول بھیجا تاکہ ان پر وہ آیتوں کی تلاوت کرے، انھیں پاک کرے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دے جبکہ وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

بَعَثَ: بھیجا، مبعوث کیا	في: میں	الامیّین: ان پڑھ و جاہل
یتلوا: تاکہ تلاوت کرے	علیهم: ان پر	آیاته: اس کی آیتوں کو
یزکّیهم: انھیں پاک کرے	یعلّمهم: انھیں تعلیم دے	وان: جبکہ
کانوا: تھے	ضلال: گمراہی	مبین: کھلی ہوئی

* * *

ب: عدل و انصاف:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ أَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَ الْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ... (حدید/۲۵)	:	ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب و میزان کو نازل کیا تاکہ لوگ عدل و انصاف سے کام لے سکیں۔

ارسلنا: ہم نے بھیجا	بالبیّنات: روشن دلیلوں کے ساتھ
المیزان: ترازو، تولنے کا آلہ	بالقسط: عدالت سے

• پیغمبروں کی خصوصیات

یہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ خدا نے کامل ترین اور بہترین انسانوں کو اس بات پر مامور کیا ہے کہ وہ سعادت وکمال (راہ نور) کو لوگوں تک پہنچائیں۔

خدا کے پیغمبروں کا کام لوگوں تک اس کا پیغام پہنچا دینا ہی نہیں تھا بلکہ وہ خود تمام خوبیوں اور پاکیزگیوں کا نمونہ تھے۔

وہ بشریت کے لئے عظیم معلم تھے۔

قرآن کہتا ہے:

وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب/۲۱) :	(زندگانی پیغمبر تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔)

پیغمبروں کی بعض خصوصیات ملاحظہ فرمائیں:
تاکہ خدا کی مدد سے ان خصوصیات کو ہم اپنے اندر پیدا کرسکیں۔

سچائی

واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا (مریم/ ۴۱)	:	ابراہیم کا تذکرہ کیا کیجیے کہ وہ بہت سچے اور خدا کے نبی تھے۔

اذکر: یاد کرد	فی: میں	کان: تھا
صدیق: بڑا سچا	نبیا: پیغمبر	

* * *

۲۔ محبت و خوش اخلاقی

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم و لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (آل عمران/ ۱۵۹)	:	یہ بھی خدا کی رحمت ہے کہ آپ ان کیلئے مہربان ہیں ورنہ اگر سنگدل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

من: سے	لنت: نیک خو نرم دل	لو: اگر
کنت: آپ ہوتے	فظا: سخت	غلیظ القلب: سنگدل
انفضوا: بھاگ کھڑے ہوتے	حولک: آپ کے پاس سے	

وہ کون ہے ؟

١ وہ جوان کون تھے جو کئی صدیوں کے بعد دوبارہ بیدار ہوئے ؟
٢ وہ کونسے پیغمبر تھے جن کی عمر دو سو سال ہوئی ؟
٣ وہ بچہ کون تھا جس نے فرعون کے منہ پر طمانچہ مارا ؟
٤ وہ مومن جوان کون تھا جو قید خانہ میں خواب کی تعبیر بیان کرتا تھا ؟
٥ وہ بچہ کون تھا جس نے گہوارہ میں بات کی ؟

اولین و آخرین

١ اولین و آخرین پیغمبروں کے نام کیا ہیں ؟
٢ پیغمبرؐ پر سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی ؟
٣ وہ کونسا سورہ ہے جو سب سے آخر میں نازل ہوا ؟
٤ قرآن کا سب سے بڑا سورہ کونسا ہے ؟
٥ قرآن کا سب سے چھوٹا سورہ کونسا ہے ؟

تلاش کیجئے

نیچے دیئے گئے حروف کی ابتدا اور انتہا میں ایک حرف کا اضافہ کرکے پیغمبروں کے نام تلاش کیجئے :

١ ... ح ۔ ی ...　٢ ... و ...　٣ ... و ۔ ن

٤ ... س ۔ م ۔ ا ۔ ع ۔ ی ...　٥ ... و ۔ س ...

امام خمینی (رحمۃ اللہ علیہ)

اے اسلام کے فرزندو! تم (دینی) مدرسوں اور یونیورسٹیوں کو قرآن کی تعلیم اور اس کے مختلف پہلوؤں سے بیدار کردو۔

قرآن کی تعلیم اور اس کے ہر ایک پہلو کو اجاگر کرنے کو تم اپنا سب سے بڑا مقصد قرار دو۔ خدانخواستہ تم بھی آخری عمر میں کہ جب ضعف و بڑھاپا گھیر لیتا ہے، اپنے کرتوت پر پشیمان اور دکھنے والے کی طرح جوانی کے زمانہ پر افسوس کرو۔

(صحیفہ نور ج ۲۰ ص ۲۰)

پیغمبروں کی داستان

قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں پیغمبروں کی سبق آموز زندگی، ستمگروں اور گمراہوں سے ان کی جنگ اور ان کی کامیابیوں کو دلچسپ و شیریں داستانوں کے پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے جو کہ ہمیشہ (جوانوں اور نوجوانوں کی) توجہ کی مرکز رہی ہیں۔

اس مجموعہ میں ایک پیغمبر کی داستانِ زندگی پیش کی جا رہی ہے۔

خلیل خدا

* ایک منجم نمرود کے پاس آیا
اور کہا، اس سال ایک بچہ پیدا ہوگا۔
لوگ اس کے دین پر ایمان لائیں گے
اور اس کے ہاتھوں تیری حکومت
نابود ہو جائے گی۔ اس کی پیدائش
کی علامت یہ ہے کہ جس دن وہ
پیدا ہوگا اس دن سورج کو
گہن لگے گا۔

نمرود نے حکم دیا کہ اس سال
جتنے بھی لڑکے پیدا ہوں ان
سب کو قتل کیا جائے۔

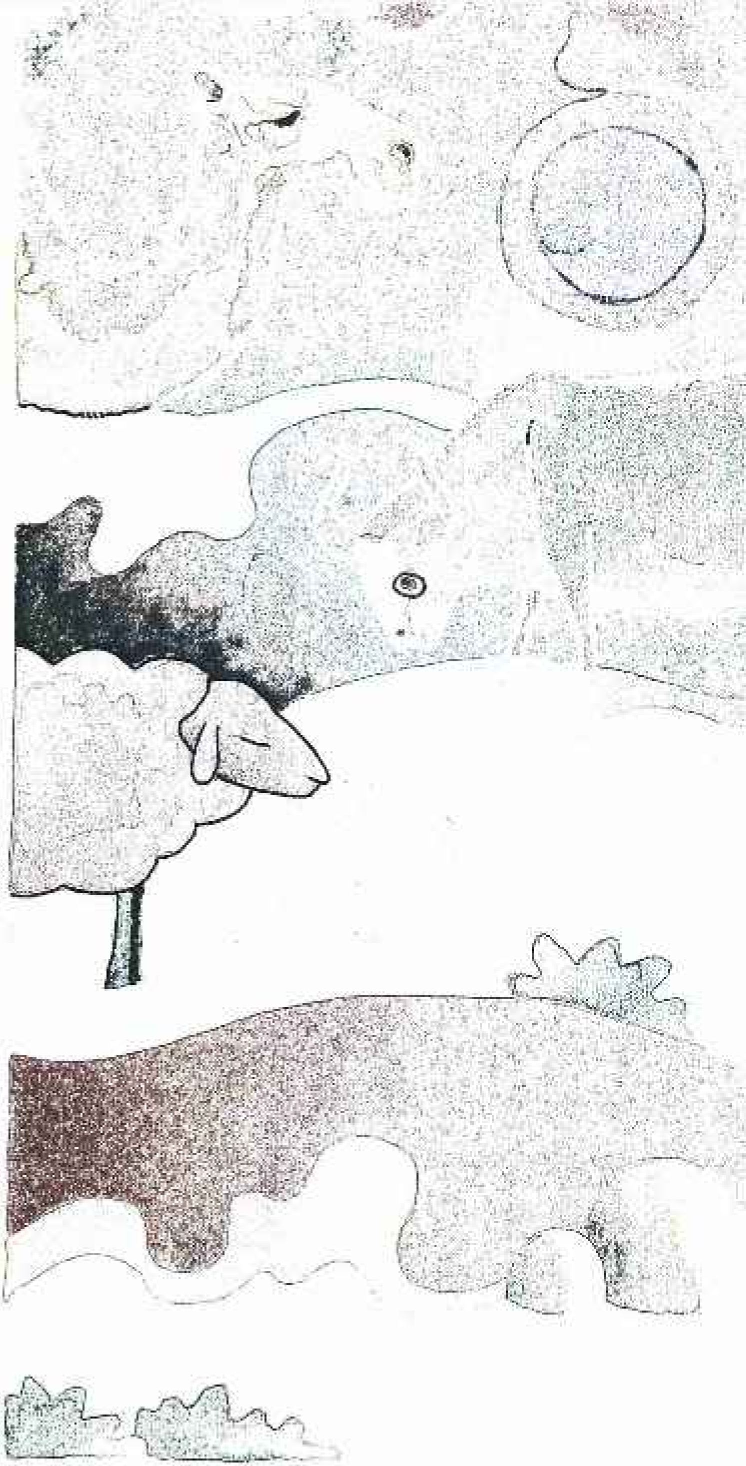

اس نوزاد کی پیدائش کے بعد، اس کی ماں نے اسے "ورکا" کی سرزمین پر پہنچا دیا تاکہ بچہ نمرود کے کارندوں سے محفوظ رہے۔

وہ بچپن سے ہی عجیب و غریب سوال کرتا تھا، اور مختلف حیوانات کو دیکھ کر کہتا تھا کہ انہیں کسی پیدا کرنے والے نے پیدا کیا ہے۔

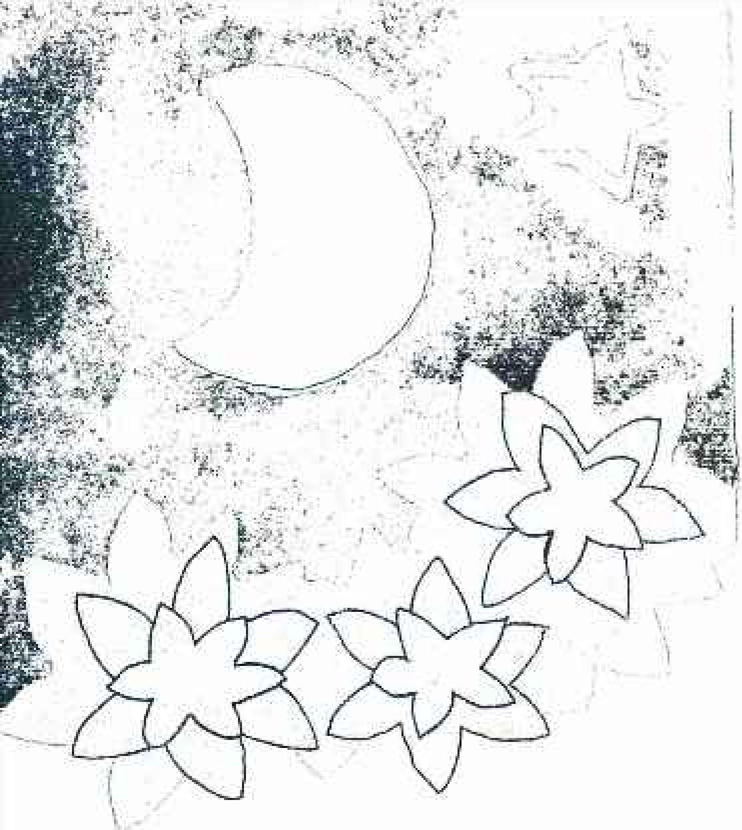

یہ ذہین بچہ آسمان پر چمکتے ہوئے
ننھے ستاروں سے گفتگو کرتا ہے اور خود
سے کہتا ہے کہ اگر یہ ستارے میرا
خالق ہو۔ لیکن جب یہ ستارے غروب
ہو گئے تو بچہ نے خود سے کہا:
جو خالق غروب ہو جاتا ہے
وہ مجھے پسند نہیں ہے۔

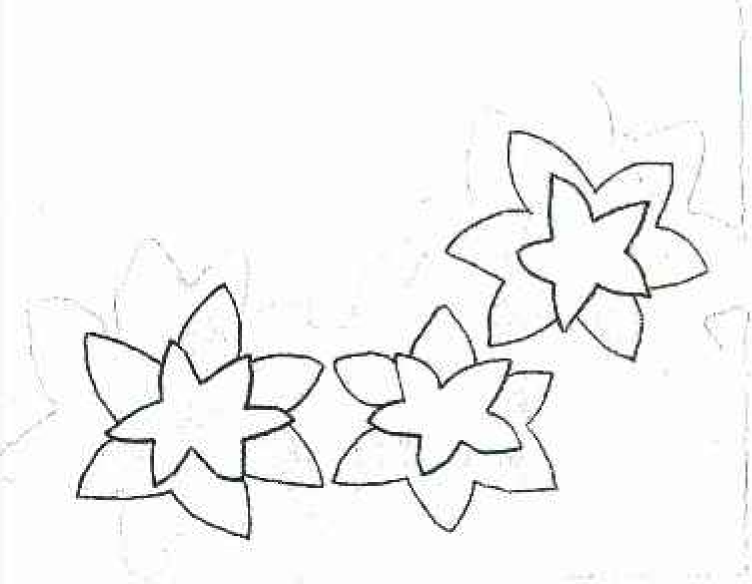

اس کے بعد بچے نے چاند کو
دیکھا جو کہ ستاروں سے کہیں زیادہ
روشن تھا۔ اس نے اپنے دل میں
سوچا شاید یہ میرا خدا ہے لیکن
جب وہ بھی غروب ہو گیا تو
کہا یہ بھی میرا خدا نہیں
ہو سکتا ہے۔

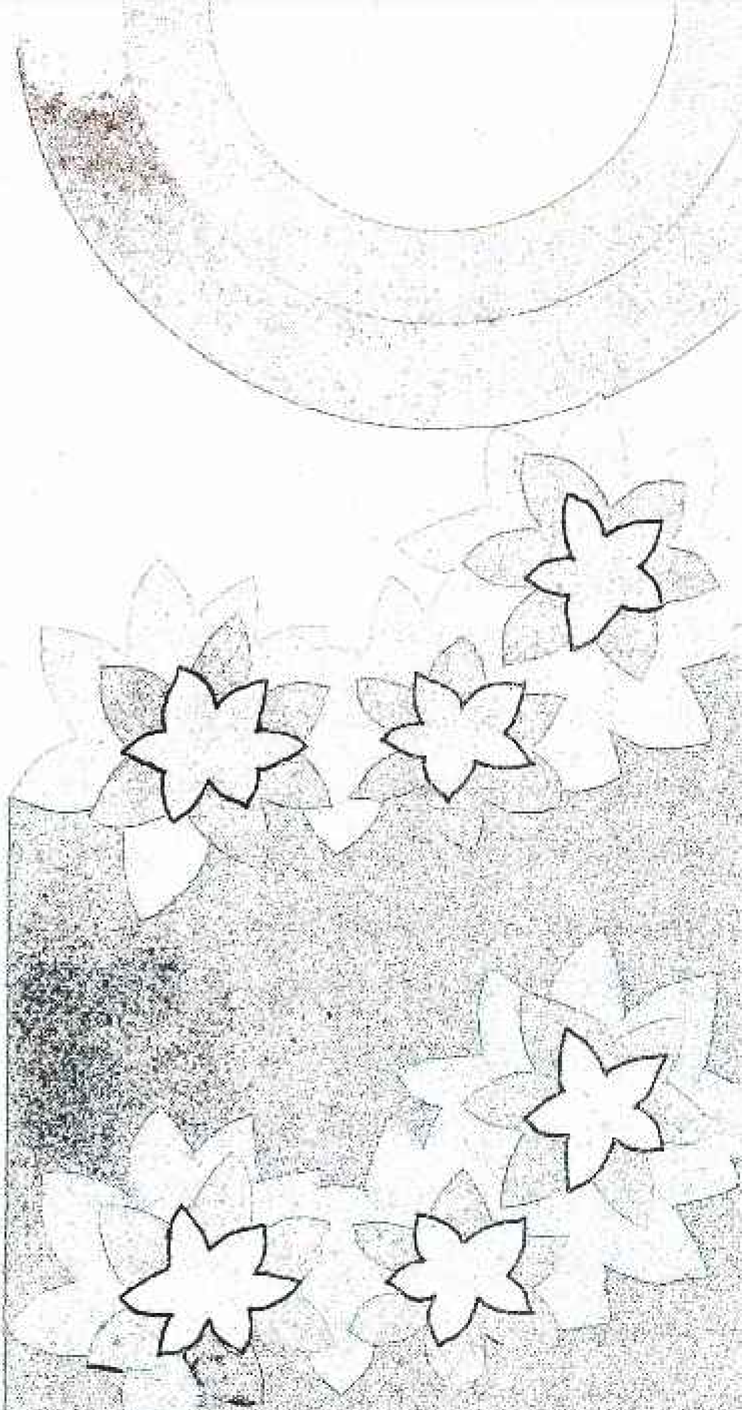

☆ جب سورج نصف النہار پر پہنچا تو اُس نے کہا: یہ میرا خدا ہے لیکن وہ بھی چھپ گیا۔

اس نے سوچا کہ خدا کو ان سب سے بلند تر و برتر ہونا چاہیے کہ جس نے انھیں پیدا کیا ہو۔

جب اس نے شہر کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پتھر کے بتوں کو پوج رہے ہیں تو ان سے کہا:

"تم ان بتوں کی کیوں پوجا کرتے ہو جبکہ وہ اپنا دفاع کرنے کی بھی قدرت نہیں رکھتے ہیں چہ جائیکہ دوسروں کی مدد کریں؟"

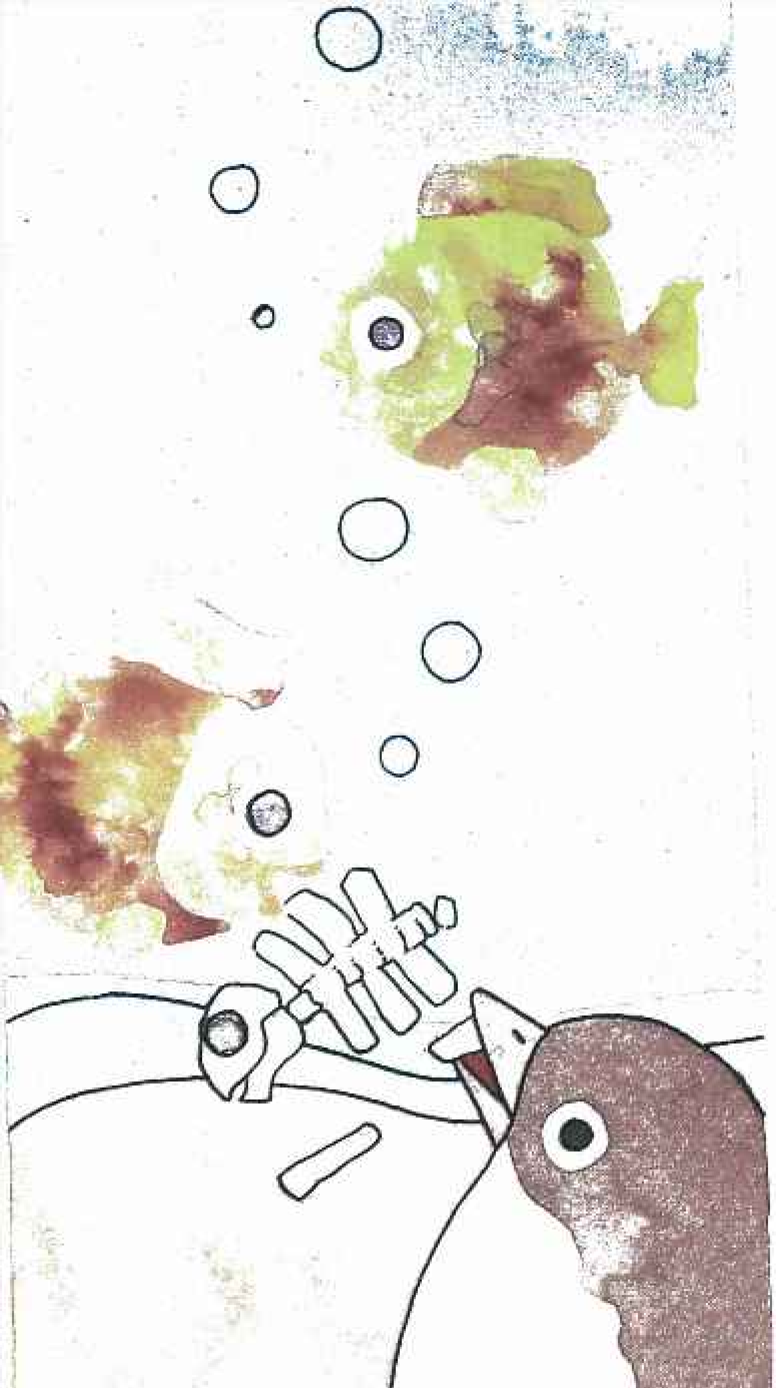

* [illegible]

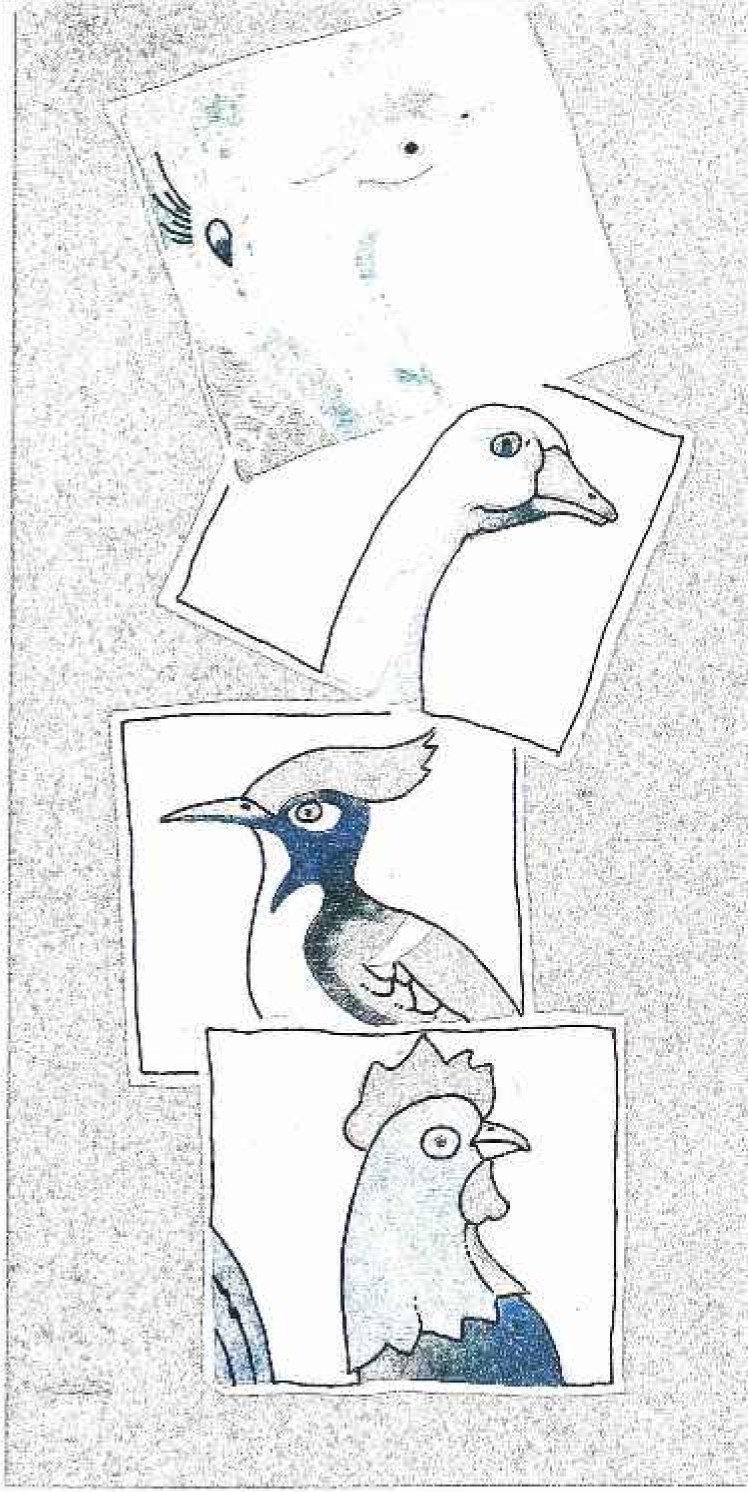

خدا نے انہیں حکم دیا کہ
چار پرندوں کو ذبح کرو اور
ان سب کے گوشت کو مخلوط
کر کے چار حصوں میں تقسیم کر دو
اور ہر ایک کو جداگانہ پہاڑوں
کی چوٹیوں پر رکھ دو پھر انہیں
پکارو!

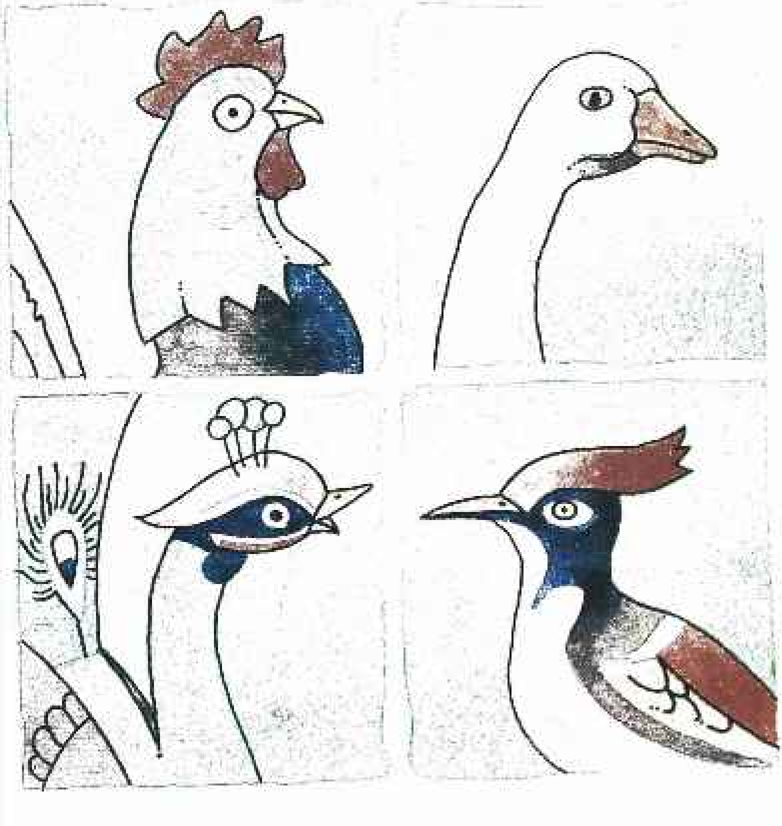

* جس وقت خدا کے پیغمبر نے پرندوں کو آواز دی تو گوشت اور ہڈیاں جمع ہو کر زندہ پرندے کی صورت میں ان کی طرف اڑتے ہوئے آئے۔

خدا کی قدرت سے پرندوں دوبارہ زندہ ہونا، قیامت کے روز انسانوں کے زندہ ہونے کا نمونہ ہے۔

* جناب ابراہیمؑ جس شہر میں زندگی
گزارتے تھے اس کے باشندے پتھروں
کے بتوں کو پوجتے تھے۔ آپ نے
ان گمراہ لوگوں کی صحیح
ہدایت و راہنمائی کا پختہ ارادہ کر لیا
ایک روز لوگ نئے سال کے مراسم
جشن ادا کرنے کے لئے شہر سے
باہر چلے گئے تو حضرت ابراہیمؑ
شہر ہی میں رہ گئے۔

اور بت خانے میں داخل ہو کر
بتوں سے کہا: "تم نہیں بولتے؟ اپنا
دفاع کیوں نہیں کرتے؟"...

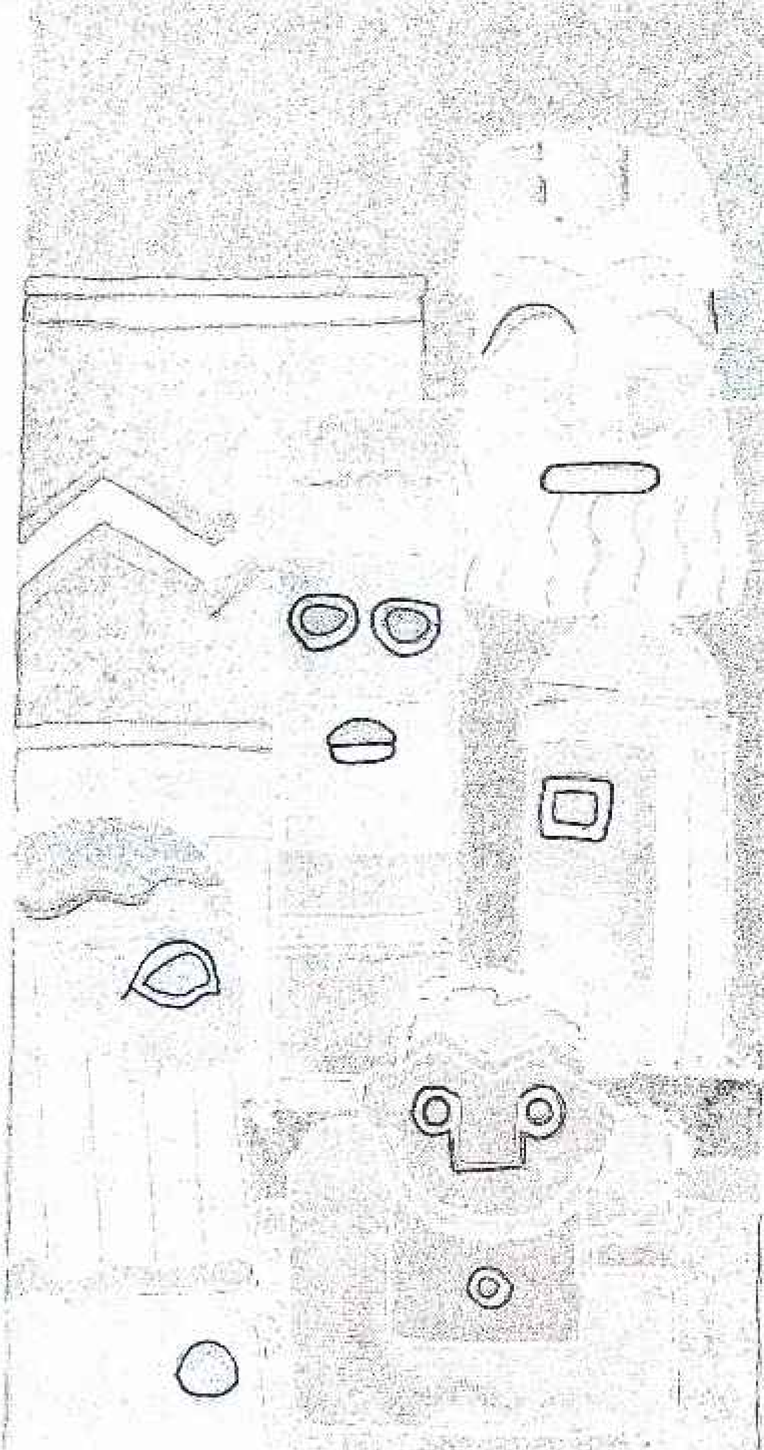

اس کے بعد کلہاڑی سے سارے
بتوں کو توڑ ڈالا۔ صرف بڑے بت
کو چھوڑا اور اس کے کاندھے پر
کلہاڑی رکھدی۔

جب لوگ شہر میں واپس آئے
اور اپنے پتھروں کے بتوں کو ٹوٹا
ہوا پایا تو بہت غضبناک ہوئے
اور آپس میں کہنے لگے: "یہ کام اسی
خدا پرست جوان کا ہے"۔ اسے تلاش
کیا اور پوچھا: "یہ بت تم نے
توڑے ہیں؟"

اس نے جواب دیا: "بہتر
ہے کہ بڑے بت سے پوچھو!"

٭ لوگ جانتے تھے کہ بت بولنے
پر قدرت نہیں رکھتے لہٰذا شرمندگی
سے ان کے سر جھک گئے۔ خدا پرست
جوان نے مزید کہا: "تم قدرت
رکھنے والے خالق کی بجائے ان
بتوں کو پوجتے ہو جو کہ تمہیں
کوئی نفع و ضرر نہیں پہنچا سکتے.
جب لوگوں نے دیکھا کہ ان کے
پاس حضرت ابراہیم کی باتوں کا
کوئی جواب نہیں ہے تو انھیں
آگ میں جلانے کا قصد کر لیا،
تمام لوگوں نے لکڑیاں جمع کرنے
میں تعاون کیا، تاکہ آسمان گیر
آگ جلائی جا سکے، اور حضرت
ابراھیم کو دور سے منجنیق کے
ذریعہ درمیان آگ پھینکا
جا سکے۔

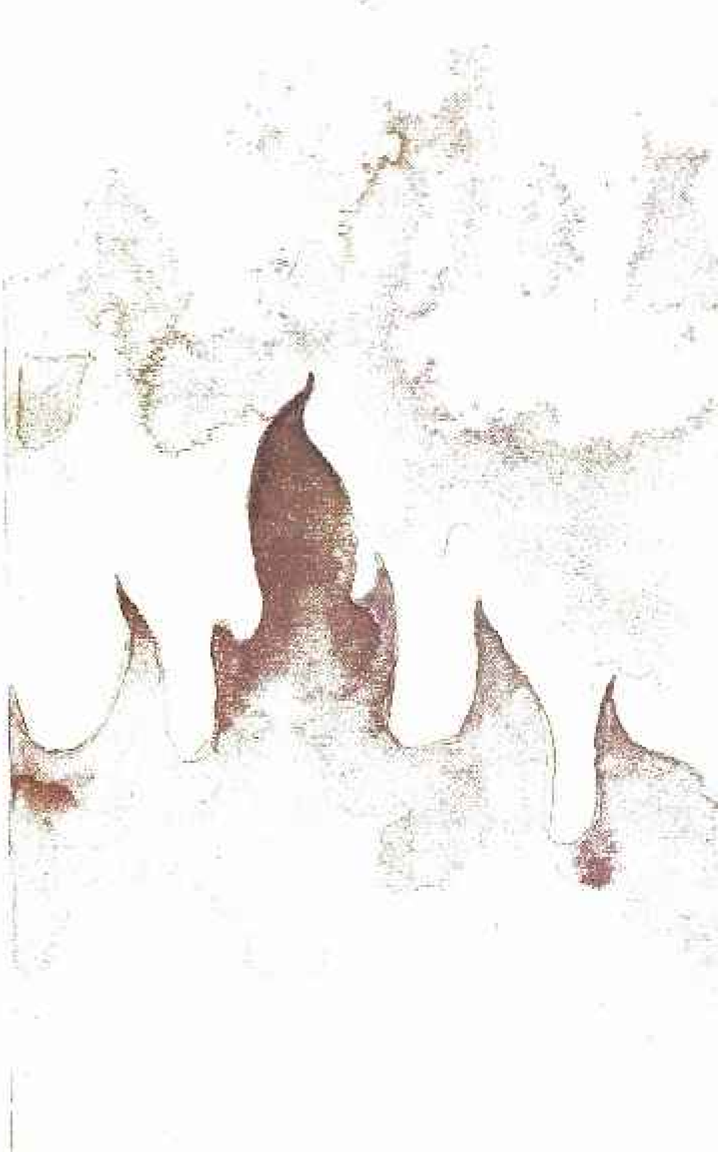

* اسی اثناء میں جبرئیل نے جوان سے کہا: "خدا سے نجات کی دعا مانگو"! حضرت ابراہیم نے فرمایا: "خدا میرے حال سے واقف ہے جو مصلحت سمجھے گا خود انجام دے گا"

شعلے اور لکڑیوں کو حکم ہوا کہ وہ اپنی پہلی حالت پر پلٹ جائیں اور سرسبز و شاداب گلستان میں تبدیل ہو جائیں۔

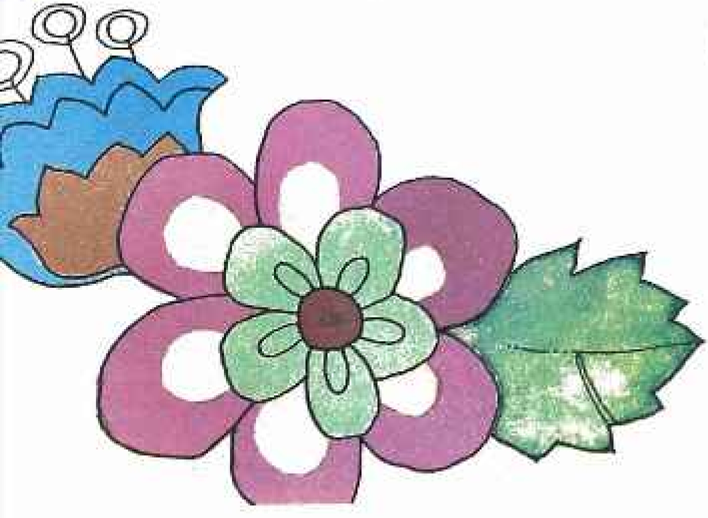

* اس ہیبت ناک آگ سے رہائی پانے کے بعد نمرود نے حضرت ابراہیم سے گفتگو کا سلسلہ شروع کیا اور کہا: "تیرا خدا کون ہے؟"

آپ نے فرمایا: "میرا خدا وہ ہے جو مردہ کو زندہ کرتا ہے اور زندہ کو موت دیتا ہے۔"

نمرود نے کہا: "اس کام کو تو میں بھی انجام دے سکتا ہوں"

اس کے بعد نمرود نے دو قیدیوں میں سے ایک کو قتل اور دوسرے کو آزاد کر دیا۔

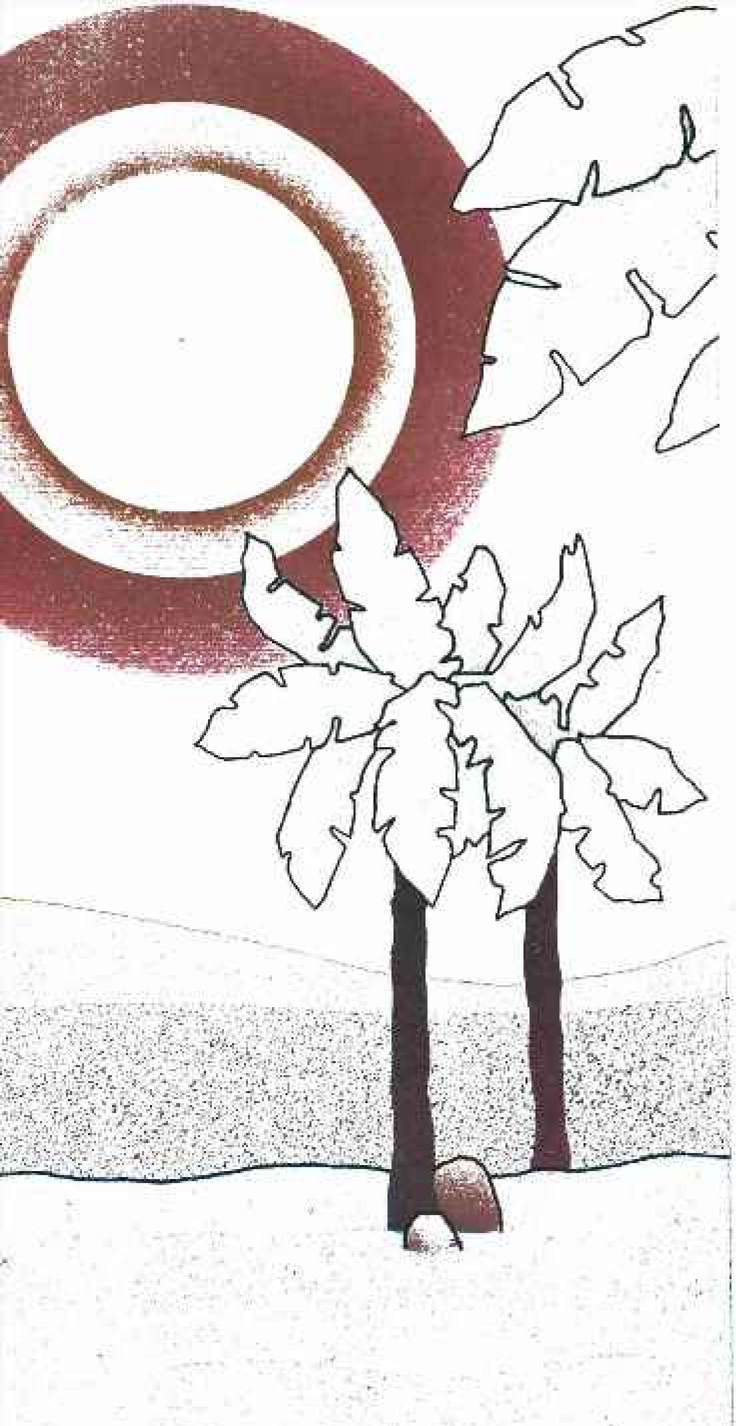

* خدا کے پیغمبر نے فرمایا: "میرا خدا وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو اسے مغرب سے نکال دے"! اس سے نمرود کا سر جھک گیا اور کوئی جواب نہ بن سکا۔ پیغمبر نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: "میرا خدا وہ ہے جو میری غذا کو فراہم کرتا ہے۔ پیاس لگتی ہے تو مجھے سیراب کرتا ہے اور بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا عطا کرتا ہے۔"

* بہت سے لوگوں نے پیغمبر کے دین کو قبول کر لیا۔ لیکن نمرود نے خدا سے بھی جنگ کرنے کی ٹھان لی چنانچہ اس نے ایک فلک بوس عمارت تعمیر کرائی تاکہ اس پر چڑھ کر خدا سے جنگ کی جا سکے لیکن اس کام کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

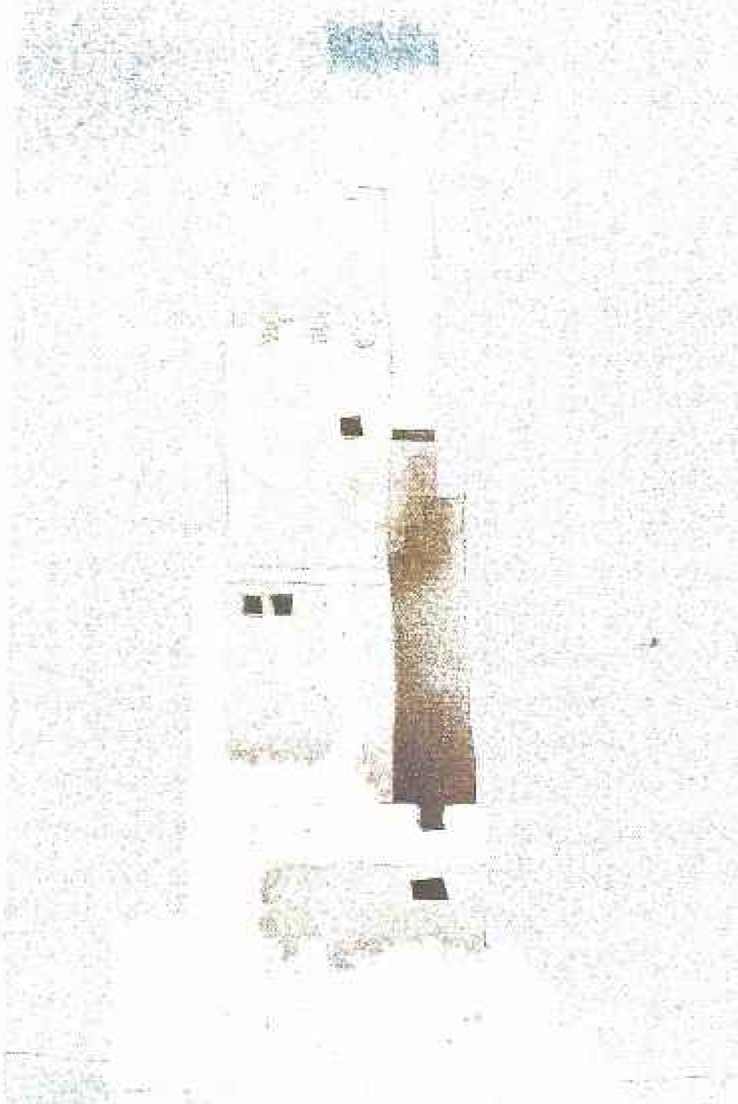

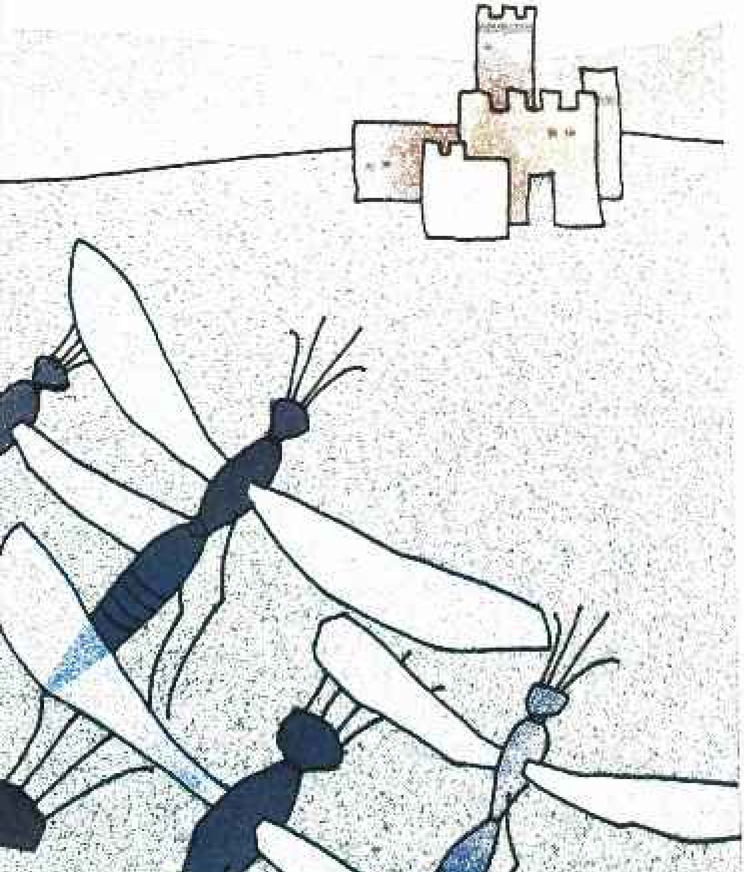

* نمرود نے خدا سے
جنگ کرنے کی غرض سے
بہت بڑا لشکر جمع کیا
چھوٹے چھوٹے مچھروں
کو خدا کا حکم ہوا کہ اس
عظیم لشکر کے ناک میں
دم کر دو۔ ایک مچھر کو اس
پر مامور کیا کہ وہ نمرود کے اندر
ناک میں گھس کر اسے کیفر کردار
تک پہنچا سکے۔

چالیس روز کے بعد مچھر
کی پہنچائی ہوئی شدید تکلیف
کی وجہ سے نمرود موت کے گھاٹ اتر گیا

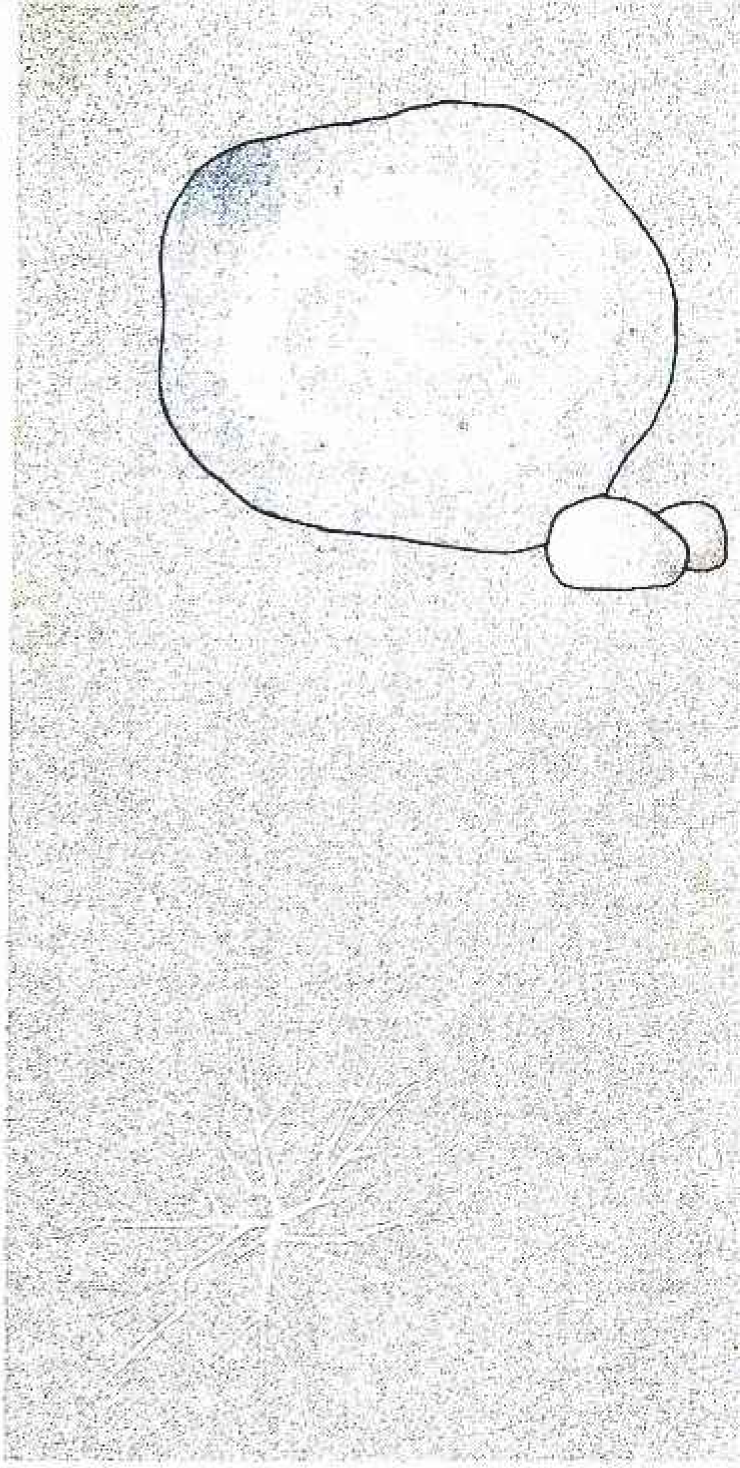

* خدا کے پیغمبر نے دوسرے کاموں کی انجام دہی کی خاطر بابل سے ہجرت کی اور طویل سفر طے کر کے مصر پہنچے اور وہاں سے فلسطین چلے گئے۔ بڑھاپے میں خدا نے بیٹا عطا کیا۔ اور یہ حکم ہوا کہ اس نوزاد اور اس کی ماں کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں پہنچا دیں۔ خدا کے لطف سے وہاں چشمۂ زمزم نکل آیا اور ماں بیٹے کو تشنگی سے نجات مل گئی۔

جب یہ بچہ سن شباب کو
پہنچا تو باپ بیٹے نے مل کر حکم
خدا سے ایک گھر تعمیر کیا تاکہ
وہ خدا پرستوں کی وحدت
کا راز اور اجتماع وعبادت
کی جگہ بن جائے۔
پیغمبر کو حکم ہوا کہ اپنے اس جوان
کو راہ خدا میں قربان کردو۔
بیٹے نے بھی حکم خدا کے
سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور قربانی
کے لئے تیار ہوگئے لیکن باپ کی
چھری نہ چل سکی۔
اور خدا کے حکم سے دنبہ ذبح
ہوگیا اور یہ حکم ہوا کہ بیٹے کی بجائے
گوسفند قربان کیا کرو۔

سؤال

اس عظیم الشان پیغمبر اور ان کی زوجہ
و بیٹے کا کیا نام ہے؟

آیت اللہ خامنہ ای:

پیارے جوانوں اور نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ روز بروز قرآن سے اپنی دانش کو مستحکم کریں۔ شعراء اور ادیبوں کو چاہیئے کہ وہ عطر قرآن سے گھر والوں کو معطر کریں۔

ہمارے لوگوں کو چاہیئے کہ قرآن کو پڑھیں، سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔
قرآن ایک ایسا عمیق و وسیع دریا ہے جس کی انتہا نہیں ہے اور ہم جتنا بھی غور و فکر کر لیں اس کے بعد بھی اس میں غور و فکر کے امکان ہیں۔

(۱۹/۱۱/۷۰)

ب۔ راہ شناسی

بشر کی سعادت کے لئے خدا کے پیغمبر قوانین لائے ہیں، تاکہ انسان کی مختلف ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے۔

فردی و اجتماعی، اقتصادی و سیاسی، انتظامی اور قضاوت کے مسائل مکمل طور پر بیان کئے جا چکے ہیں۔

ان قوانین کا مجموعہ عبارت ہے:

- خدا سے انسانوں کے رابطہ سے مربوط مسائل
- انسان کے انسان سے رابطہ سے مربوط مسائل

خدا سے انسان کا رابطہ

انسان جسمانی ضرورتوں کے علاوہ روحی اور معنوی ضرورتیں بھی رکھتا ہے اور یہ ضرورتیں اسی وقت پوری ہوسکتی ہیں کہ جب وہ اپنی طاقت کے مطابق اپنے مہربان خدا سے رابطہ رکھتا ہو ۔

خدا سے انسان کا وہ رابطہ جو کہ ہمارے اور خالق کے درمیان واسطے کا سبب بن سکتا ہے وہ عبارت ہے درج ذیل مقدس فرائض سے :

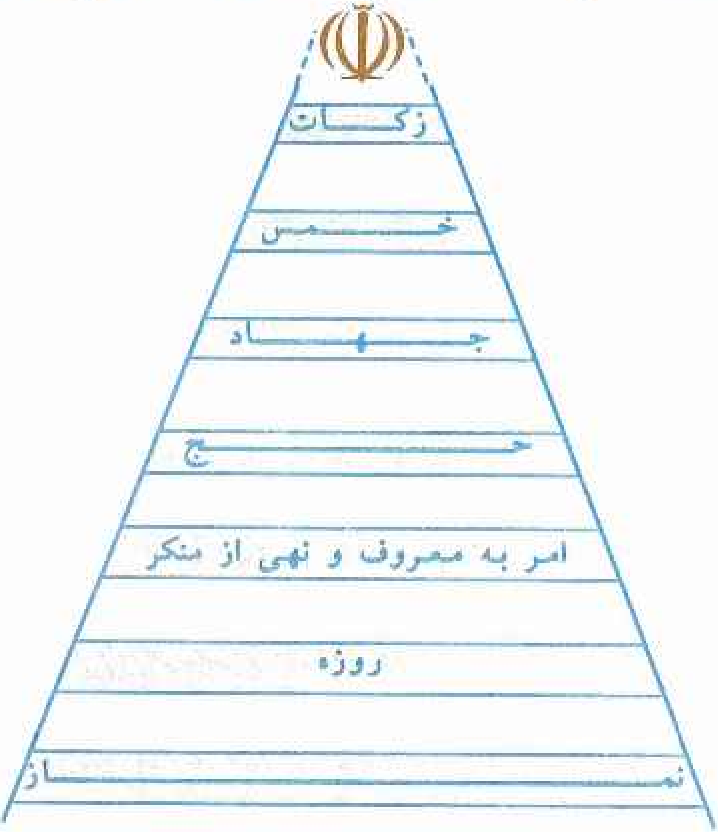

تقرب کا وسیلہ

نماز

بُنَيَّ: میرے بیٹے   أَقِمِ: قائم کرو   الصَّلٰوۃَ: نماز

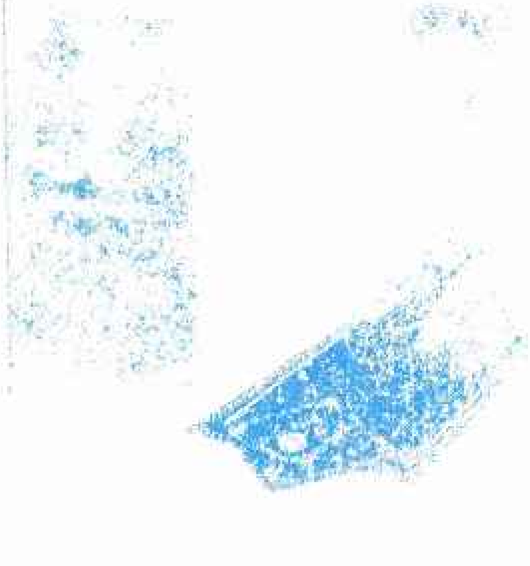

نماز پیغمبروں کی نظر میں

* حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والے قرار دے (سورہ: ۱۴/آیہ: ۳۷)

* خدا نے حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی سے فرمایا: نماز قائم کرو اور مومنوں سے نماز قائم کرنے کی تلقین کرو۔ (سورہ ۱۰/آیہ ۸۷)

* حضرت عیسیٰؑ نے گہوارہ سے فرمایا: میرا پیغام نماز قائم کرنا ہے۔ (سورہ: ۱۹/آیہ: ۳۱)

* حضرت اسماعیلؑ نے اپنے بیٹوں کو نماز قائم کرنے کی تاکید کی۔ (سورہ: ۱۹/آیہ: ۵۵)

* خدا نے حضرت محمدؐ سے فرمایا: اپنے خاندان (پیروکاروں) کو نماز قائم کرنے کا حکم دو اور اس سلسلہ میں تمام سختیوں کو برداشت کرو۔ (سورہ ۲۰/۱۳۲)

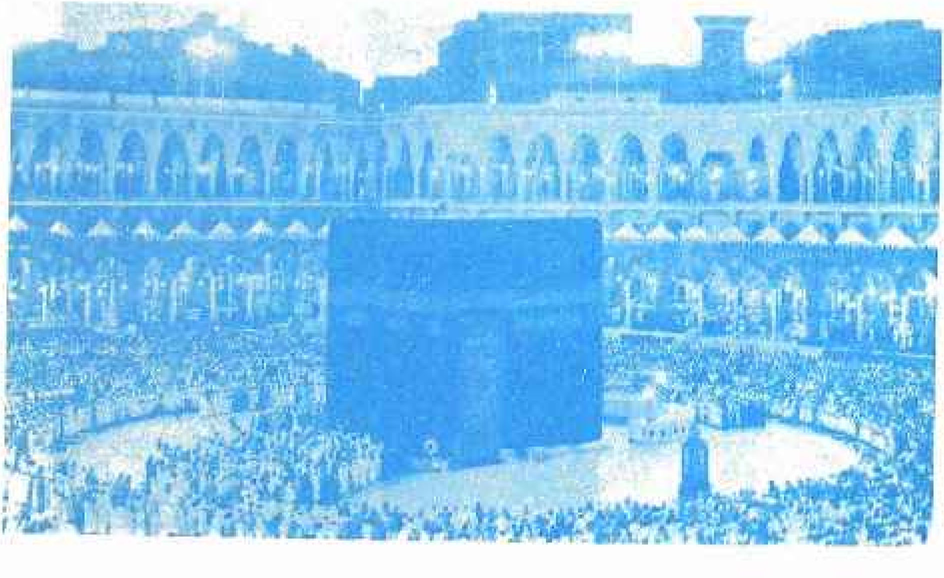

پیغمبر اکرم ص:

"جو شخص اولین و آخرین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے قرآن کی تلاوت کرنا چاہیئے۔"

(میزان الحکمہ / ج ۸ ص ۷۳)

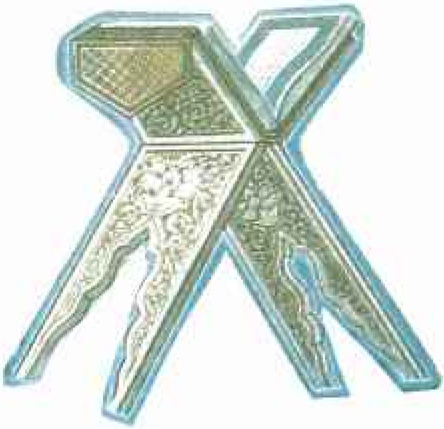

«مَن أرادَ علمَ الأوّلینَ وَ الآخرینَ فلیَقرأِ القرآنَ»

انسان سے انسان کا رابطہ

انسان ایسا موجود ہے کہ جو اجتماعی صورت ہی میں اپنی زندگی کو جاری رکھ سکتا ہے۔

اجتماعی زندگی میں انسان کی اولین ضرورت یہ ہے کہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے کے لئے صحیح اور مکمل قوانین رکھتا ہو۔

قرآن مجید نے متعدد آیتوں میں ان قوانین کو بیان کیا ہے جو کہ خدا نے معین کئے ہیں۔

ان میں سے بعض آیات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (اسراء/ ۲۳)	:	خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو

❋ ❋ ❋

۲۔ دوسروں سے نیک برتاؤ

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (بقرہ/ ۸۳)	:	لوگوں کے ساتھ اچھی گفتگو کیا کرو۔

قسم

قرآن مجید نے راہ (نور) کو بیان کرنے میں مختلف ہنروں سے مدد لی ہے اور اپنی تعلیم کو ضرب المثل، قسم اور دعا کے قالب میں بیان کیا ہے۔
ہم محترم قارئین کی خدمت میں مذکورہ موضوعات کے کچھ نمونے پیش کر رہے ہیں:

* قرآن کی قسم
* قرآن کی مثالیں
* قرآن کی دعائیں

قرآن کی قسمیں

انسان اپنی بات کو باوزن بنانے یا کسی نکتہ پر زور دینے کی خاطر مقدس ناموں کی قسم کھاتا ہے، لیکن قرآن کی قسمیں اس آسمانی کتاب کے اعجاز میں سے ہیں۔

قرآن کی قسمیں اپنے دلکش آہنگ اور پر معانی لہجے کے ساتھ خدا کی قدرت کی نشانیوں کو عظمت کے ساتھ یاد کرتی ہیں تاکہ بشر کو توحید و خداشناسی کا سبق دینے کے بعد اہم موضوع کو بیان کیا جائے۔

اب آپ قرآن کی قسموں کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ ان کی ہم آہنگی اور زیبائی کے ضمن میں اس موضوع کا بھی پتہ چل جائے کہ جس کو اہمیت دی گئی ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم	اس خدا کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے

والشمس وضحاھا	سورج اور اس کی نور افشانی کی قسم۔

۱۔ سورج کا نظام

سورج نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے جو کہ زمین سے ۳۳۰۰۰۰ گنا بڑا ہے۔

سورج کا حجم زمین سے ۱۵۳۰۰۰۰ زیادہ ہے اور اس کا وزن زمین سے ۳۳۰۰۰۰ گنا زیادہ ہے۔

سورج زمین سے ۱۵۰۰۰۰۰۰۰ کیلومیٹر دور ہے اگر ایک ہوائی جہاز ایک گھنٹہ میں ۱۶۰۰ کیلومیٹر سورج کی سمت پرواز کرے ۹۳۰۰۰ گھنٹوں یا ساڑھے دس سال میں وہ سورج تک پہنچ سکے گا۔

سورج ایک عظیم کرہ ہے جو کہ مختلف شعلہ ور گیسوں سے تشکیل پایا ہے۔ چنانچہ سورج نظام شمسی کے تمام سیارات کو گرمی فراہم کرتا ہے۔

سورج کا قطر ایک کروڑ چار لاکھ کیلومیٹر ہے یعنی زمین کے قطر سے ۱۰۰ گنا زیادہ ہے۔ جو ہوائی جہاز تین دن میں پوری زمین کا چکر لگاتا ہے وہ ایک سال میں سورج کا چکر لگا سکے گا

سورج کی رفتار فی سکنڈ ۱۸ کیلومیٹر ہے۔

سطح آفتاب کا درجۂ حرارت تقریباً ۶۰۰۰ سنٹی گریڈ صفر سے اوپر رہتا ہے

۲۔ آفتاب کا نور

دو دانشوروں نے "شناخت نور" نامی کتاب میں تحریر کیا ہے، ہمیں چاروں طرف سے نور نے گھیر رکھا ہے۔ اگرچہ نور ہماری زندگی کی ایک عام چیز ہے لیکن تمام موجودات سے زیادہ پراسرار ہے۔

پی یر رود سو، سورج کی شعاعوں کی توانائی کے متعلق کہتا ہے: اگر موجودہ اوزون ۲/۱ کم ہو جائے تو سورج کی شعاعیں چشم زدن میں سارے موجودات کو جلا کر خاکستر کر دیں گی اور اگر اس کی ضخامت بجائے تین ملی میٹر کے ۶ ملی میٹر ہو جائے تو جراثیم کی بہتات کی وجہ سے سارے موجودات معدوم ہو جائیں گے۔

ہماری زندگی پر مختلف رنگوں اور حیات بخش نور کا جو اثر ہے اسے اس مختصر کتابچہ میں نہیں سمویا جا سکتا۔

وَالْقَمَرِ — اور چاند کی قسم

اِذَا تَلٰهَا — جب کہ وہ سورج کے بعد نکلتا ہے۔

کرۂ قمر (رات کا آرام بخش چراغ)

یہ کرہ تقریباً زمین سے ۴۹ درجہ چھوٹا ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان تقریباً تین لاکھ چوراسی ہزار کیلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ فی سکنڈ ایک کیلو میٹر کی رفتار سے چلتا ہے اور ایک مہینے میں زمین کا ایک چکر پورا کر لیتا ہے۔

چاند کی پرکیف روشنی، فقط اندھیری رات کا چراغ ہی نہیں ہے بلکہ اسکی لطیف و ملائم روشنی تمام انسانوں کے لئے آرام دہ اور نشاط پرور ہے۔

قرآن میں ۲۷ مرتبہ کرۂ قمر کا ذکر ہوا ہے۔

چاند سے جو فیوض انسانوں کو پہنچتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں، اس مختصر مجموعہ میں ان کی گنجائش نہیں ہے، منجملہ ان کے چاند کا دریا کے پانی اور اس کے مدوجزر پر اثر ہے۔ اسی طرح نباتات کے رشد و نمو پر چاند کی روشنی اثر انداز ہوتی ہے۔ چنانچہ چاند کی شکل اور دقیق گردش سب کیلئے ایک زندہ جنتری (تقویم) ہے اور سارے لوگ اسی اساس پر اپنی زندگی کا نظم و نسق برقرار کر سکتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جو بلوغ کا سن اور دوسرے دینی امور کو قمری لحاظ سے معین کیا گیا ہے۔

وَ النَّهارِ	دن کی قسم
إذا جَلّاها	جب وہ روشنی بخشے

وَ اللّيلِ	رات کی قسم
إذا يَغشاها	جب وہ دن کو ڈھانپ لے

قرآن مجید نے ۳۰ سے زیادہ مقامات پر شب و روز کو خدا کے وجود کی نشانی و علامت کے عنوان سے پیش کیا ہے اور اس کے علم و قدرت کی دلیل قرار دیا ہے۔

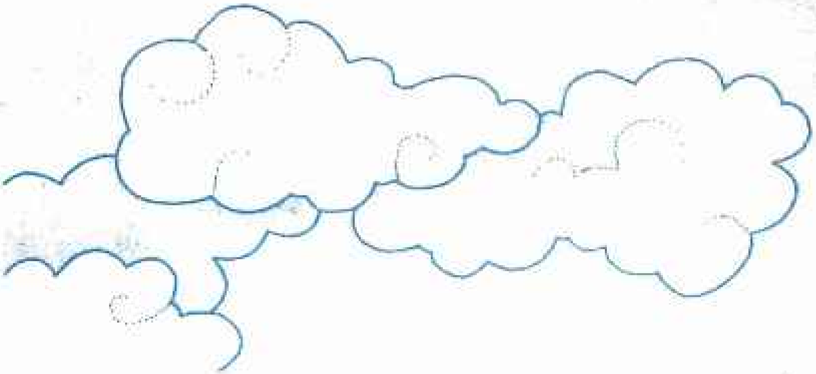

وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنٰهَا

آسمان
اور اس کے بنانے والے کی قسم

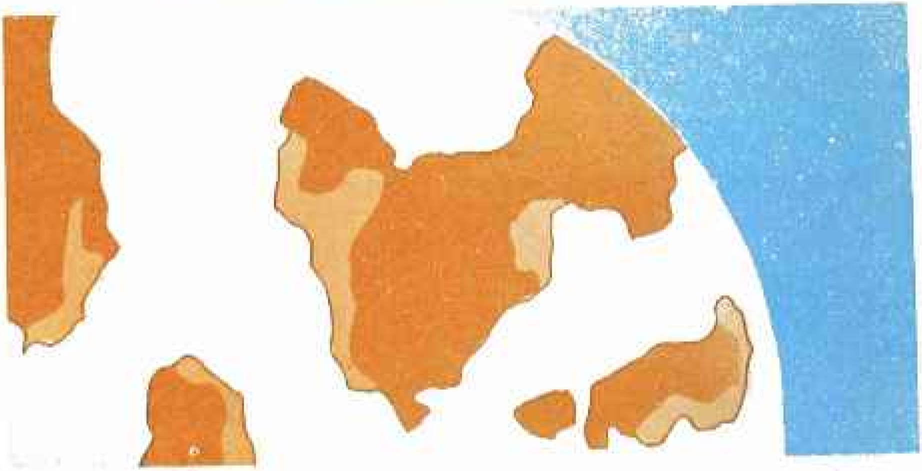

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا

زمین اور اس کے
بچھانے والے کی قسم

یہ عظیم آسمان اور یہ خوبصورت زمین دونوں ہی خداشناسی کی کتاب ہیں۔
اس سلسلہ میں انشاء اللہ آئندہ گفتگو کریں گے۔

وَ نَفْس
وَ مَا سَوّٰھَا

قسم نفس (انسان) کی
اور جس نے اسے درست کیا۔

فَاَلْهَمَهَا

فُجُورَهَا

وَتَقْوٰهَا

قسم اس کی ذات کی جس نے انسان کو پرہیزگاری اور معصیت کو پہچنوایا۔

قسموں کا نتیجہ :

قَد اَفلَحَ مَن زَکّٰھا

ان تمام قسموں کے بعد فرمایا :
وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ بنالیا۔

* * *

وَ قَد خَابَ مَن دَسّٰھا

اور وہ نامراد ہو گیا جس نے اسے (اپنے نفس کو) آلودہ کردیا۔

قرآن کی مثالیں

قرآن مجید کا وہ اعجازی پہلو کہ جس کی خوبصورتی کی توصیف نہیں کی جا سکتی وہ یہ ہے کہ عمیق مطالب کو مثال کے قالب میں بیان کیا ہے۔

تشبیہ اور تمثیل تمام افراد اور ہر زمانہ کے لیے بولتی ہوئی زبان ہے اور ہر انسان مثال وغیرہ کو سمجھتا ہے۔ قرآن میں سو سے زیادہ جگہ پر مثال بیان ہوئی ہیں ان میں کچھ یہ ہیں۔

انزلنا هذا القرآن على جبل

ہم اگر اس قرآن کو
پہاڑ کے اوپر نازل
کر دیتے

لرأیتهٗ خاشعاً متصدعاً من خشیة الله

(حشر/۲۱)

تو تم دیکھتے کہ وہ
خوفِ خدا سے لرزاں
اور ٹکڑے ٹکڑے
ہوا جا رہا ہے۔

نتیجہ:

جو لوگ خداوند عالم کے کلام کو سنتے ہیں لیکن اس کا کوئی اثر نہیں لیتے اور نہ ہی راہ نور کی طرف ان کی ہدایت ہوتی ہے، ایسے افراد اگرچہ بظاہر زندہ ہیں لیکن ان کے دل مردہ اور قلب پتھر ہیں۔

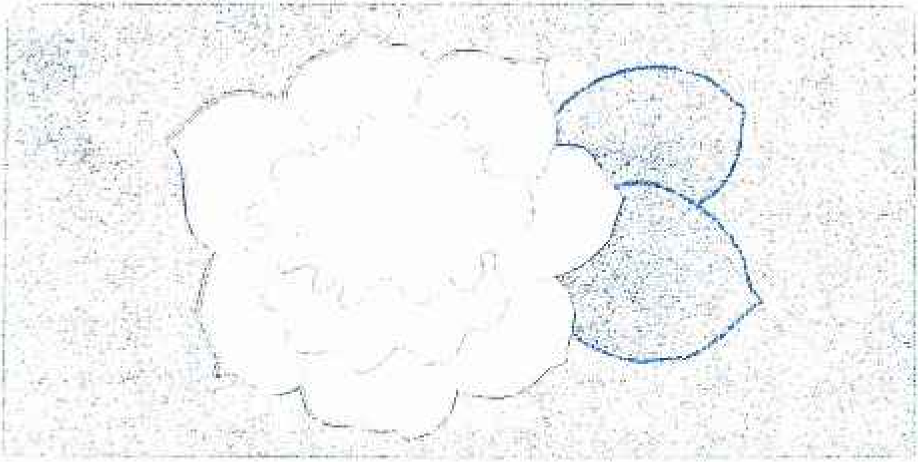

۲- وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِاِذْنِ رَبِّهٖ

اور پاکیزہ زمین سے پودا بھی اس کے پروردگار کے حکم سے نکلتا ہے۔

وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا

(اعراف/۵۸)

اور جو زمین خبیث ہوتی ہے اس کا سبزہ بھی خراب نکلتا ہے۔

نتیجہ:

مؤمن کے قلب کی مثال گلستاں کی سی ہے کہ جس میں ایمان و صفا کے شاداب گل کھلتے ہیں۔

قرآنی دعائیں

(خدا سے کیا مانگیں)

انسان خوشگوار اور آسائش کی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اکثر ہماری کوششیں بے کار ثابت ہوتی ہیں اس بنا پر ہمیں اپنے قدرت مند خالق سے مدد طلب کرنا چاہیئے۔ اس بات کی تشخیص کہ ہمیں خدا سے کیا چیز طلب کرنا چاہیئے، ایک دلچسپ نکتہ ہے جس کی طرف آیات قرآنی میں بھی اشارہ ہوا ہے۔ ان میں سے بعض آیتوں کو یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (بقرہ ۲۰۱)

اے اللہ ہمیں دنیا میں و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ رکھ

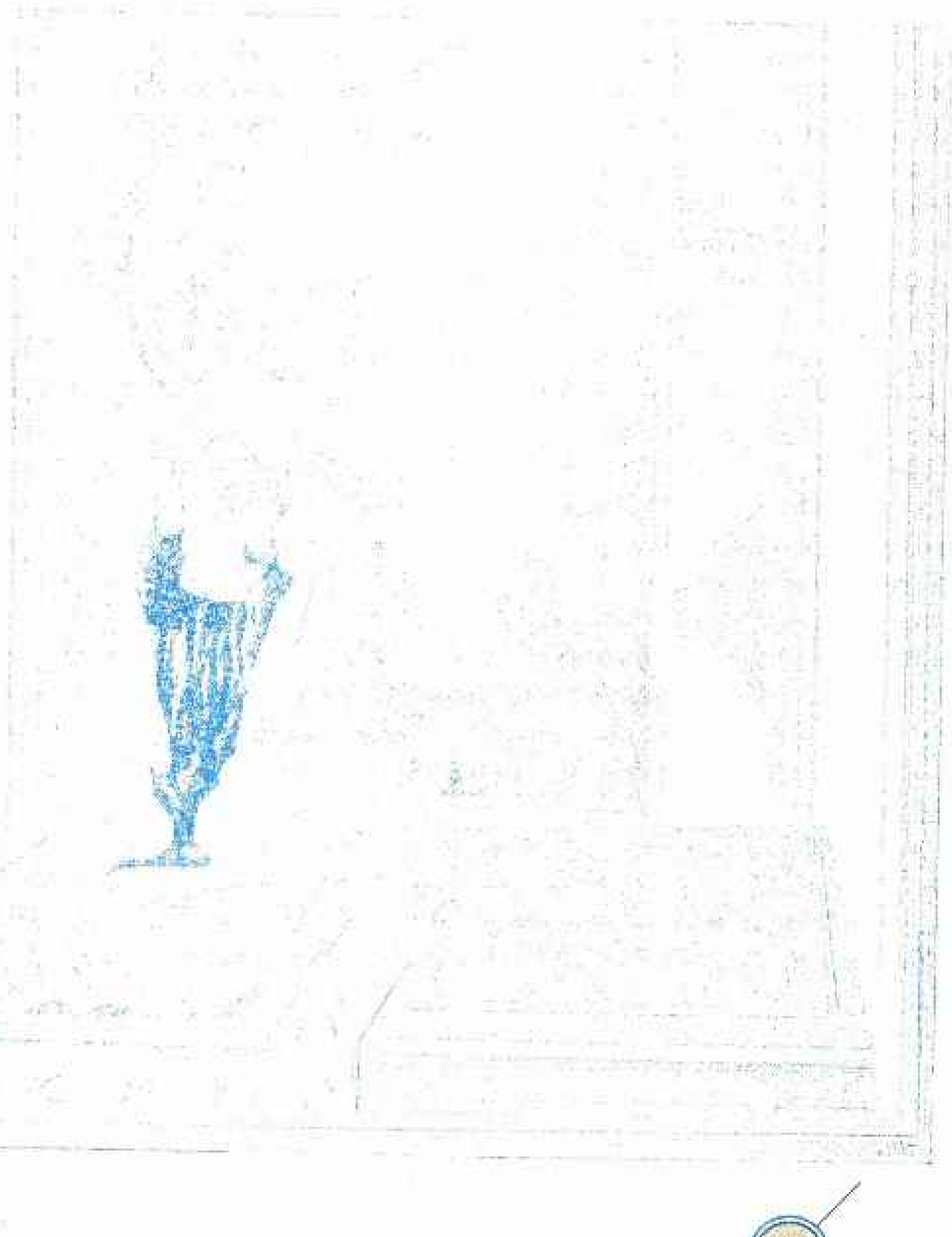

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (طه ۱۱۴)

پروردگارا میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے نیکوکاروں میں قرار دے۔

قرآن میں اعداد

۱۔ قرآن میں .... جزو ..... حزب اور .....

..... سورے اور ...... آیتیں ہیں۔

۲۔ حضرت نوح کی نبوت .... سال

پر محیط ہے۔

۳۔ حضرت موسیٰ .... روز تک، خدا

سے مناجات کے لئے تشریف لے گئے۔

۴۔ حضرت عزیز .... سال تک سوتے رہے

۵۔ اصحاب کہف .... سال تک محو خواب رہے

۶۔ قیامت کا ہر دن دنیا کے ..... سال کے برابر ہے۔

۵۰۰۰۰ ۹۵۰ ۳۰۹ ۶۶۶۶

معادشناسی

قرآن کے نقطہ نظر سے انسان کی زندگی صرف دنیا ہی میں محدود نہیں ہے بلکہ دنیا کے بعد ایک محدود مدت کے لئے ایک اور بھی روحانی زندگی (برزخ) ہے اور اس کے بعد جاودانی زندگی کا آغاز ہوگا۔

اس سلسلہ میں قرآن کی سیکڑوں آیتیں نازل ہوئی ہیں ہم ان میں سے کچھ یہاں نقل کر رہے ہیں۔

معاد کا مقصد

(عدل قائم کرنا)

مادی دنیا میں انسان، خواہ مؤمن ہو یا کافر، نیکوکار ہو یا گناہگار، مادی وسائل سے مستفید ہوتے ہیں، کھانے، پینے کی چیزوں اور لباس و مکان کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ ایک اور دنیا ہونی چاہئے کہ جہاں نیکوکاروں کو جزاء اور بدکاروں کو سزا دی جائے۔

ایک اور دنیا ہونی چاہئے جہاں عدل کرنے والا خدا ظالم اور مظلوم کے درمیان فیصلہ کرے۔ قرآن کی کچھ آیتوں میں اس مطلب کی طرف اشارہ موجود ہے، منجملہ ان کے یہ ہے:

> ام حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ اَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ * وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَ الاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُونَ
>
> (جاثیہ/ ۲۰، ۲۱)

کیا گنہگار یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم انھیں ایسا ہی قرار دیں جیسا کہ ان لوگوں کو قرار دیا ہے کہ جو ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیتے ہیں تاکہ سب کی موت و حیات یکساں ہو جائے؟ انہوں نے بہت برا فیصلہ کیا ہے۔

خدا نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کے مطابق جزا دی جائے اور کسی شخص پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔

معاد پر دلیلیں

۱۔ مردہ نباتات کا زندہ ہونا

قرآن مجید نے چند آیتوں میں، خزاں میں درختوں کے مرنے اور بہار میں ان کے دوبارہ زندہ ہونے کو انسان کے زندہ ہونے کے لئے عینی نمونہ قرار دیا ہے۔

الف: وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكاً فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَ حَبَّ الْحَصِيدِ * رِزْقاً لِلْعِبَادِ وَ أَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتاً كَذَلِكَ الْخُرُوجُ (ق/ ۸ تا ۱۱)

ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا اور اس کے ذریعہ باغات، کاٹا جانے والا اناج — جیسے گیہوں اور جو — کو اگایا، اسی طرح خرمے کے اونچے اونچے درختوں کو اگایا کہ جن میں تہ بہ تہ گدّا ابھرا ہوا ہے۔ ان تمام چیزوں کو اپنے بندوں کے رزق کے لئے پیدا کیا ہے اور اسی (پانی) کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ کیا (تاکہ اس سے پیڑ پودے اگیں) قیامت کے دن تمہارا زمین سے اٹھنا بھی ایسا ہی ہے۔

این بہار نو ز بعد برگ ریز ÷ ہست برہان بر وجود رستخیز

درختوں کے پتے جھڑ جانے کے بعد یہ نئی بہار قیامت کے وجود پر بہترین دلیل ہے۔

ب: وَاللّٰهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَٰلِكَ النُّشُورُ (فاطر/۹)

اور وہ اللہ ہی ہے کہ جس نے ہواؤں کو بھیجا تاکہ وہ بادلوں کو حرکت میں لائیں اور انھیں مردہ زمینوں کی طرف روانہ کیا اور ان کو بارش کی صورت میں انھیں برسایا۔ ہم نے بارش سے مردہ زمینوں کو زندہ کیا۔ اور قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی ہے۔

نتیجہ:

- جس خالق نے سینہ زمین سے لہلہاتا ہوا سبزہ پیدا کیا ہے، وہی اسے اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا، جس خالق نے ماں کے تاریک رحم میں خوبصورتی کے ساتھ بچہ کی تخلیق کی وہی اسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔
- خزاں کے موسم میں پیڑ پودے خشک لکڑیوں کی شکل میں بدل جاتے ہیں اور بہار کے موسم میں معلوم ہوتا ہے کہ کونسا سیب کا درخت ہے اور کونسا آلو بخارے کا۔ دنیا میں سارے انسان یکساں طور پر زندگی گزارتے ہیں لیکن دوبارہ زندہ ہونے کے بعد معلوم ہوگا کہ کون نیکوکار تھا اور کون بدکار۔
- درخت اس بات میں آزاد نہیں ہیں کہ وہ کسی قسم کے پھل دیں لیکن انسان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ نیکوکار بن جائے یا بدکار۔

قرآن میں قیامت کے بعض نام اور اوصاف

یوم البعث

حشر کا دن

یوم الحساب

حساب کا دن

یوم الجزاء

روزِ جزا

یوم الفصل

جدائی کا دن (نیک و بد لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے)

یوم الجمع

جس دن انسانوں کو جمع کیا جائے گا۔

قرآنی سوال

کیا آپ جانتے ہیں کہ کتنے ظریف خطوط (لکیریں) ہماری انگلیوں کے سرے پر دکھائی دیتے ہیں۔ ہر شخص کی انگلیوں کے نشان جدا ہیں ہرگز دو اشخاص کی انگلیوں کے نشان یکساں نہیں ہیں!!

جی ہاں یہ حیرت انگیز چیز آج ثابت ہوئی ہے اور اشخاص کو تلاش کرنے میں تمام ممالک میں ان ہی نقوش سے مدد لی جاتی ہے۔

قرآن مجید نے ان نقوش کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے: "بلیٰ قادرین ...."

آپ اس آیت کو مع ترجمہ کے تحریر کیجئے۔

راہنمائی: یہ آیت سورۂ قیامت میں ہے

* ———————— *

اچھی طرح جان لیں

جیسا کہ آپ جانتے ہیں عربی کے حروف تہجی ۲۸ ہیں۔

قرآن میں دو آیتیں ایسی ہیں کہ جن میں یہ سارے حروف جمع ہیں۔

ہماری راہنمائی کی مدد سے انھیں تلاش کیجئے۔

۱۔ سورۂ آل عمران ۱۴۰ سے ۱۵۰ کے درمیان

۲۔ سورۂ فتح کی ۲۵ سے ۳۰ کے درمیان

جنتی و جہنمی

قرآن مجید نے اپنی بعض آیتوں میں جنتی لوگوں کی ناقابل بیان جزاؤں اور جہنمیوں کی ناقابل برداشت سزاؤں کو بارہا دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے اور ان کا ایک دوسرے سے موازنہ کیا ہے۔

جب تک انسان دنیا میں ہے اس وقت تک اس کے پاس فرصت ہے کہ وہ نیک رفتار و کردار کے ذریعہ اہل بہشت میں شامل ہو جائے۔

ان آیتوں میں سے دو قسم کی آیتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

جس کا نامہ اعمال اس کے
داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ
فخر و انبساط کے ساتھ لوگوں سے
کہے گا: میرا نامہ اعمال پڑھو!
اور کہے گا چونکہ میں جانتا تھا
کہ میرے اعمال کا حساب ہوگا اس لیے
میں نے خدا کی نافرمانی نہیں کی
اور اس نے اچھی زندگی گزاری۔
اسے جنت میں اس مقام پر
جگہ دی جائے گی کہ جس کے
میوے اس کی دسترس میں
ہوں گے۔
اور اس سے کہا جائے:
کھاؤ، پیو، مبارک ہو
گوارا ہو تمہیں کہ تم نے دنیا
میں نیک اعمال انجام
دیئے۔
(حاقہ/ ۱۹ تا ۲۴)

کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں
کرسکتا کہ خدا نے اہل بہشت
کے لئے کیا نعمتیں و مسرتیں اور
تمام و مسرتیں مقرر کی ہیں
جو کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک
کا باعث ہوں گی ۔

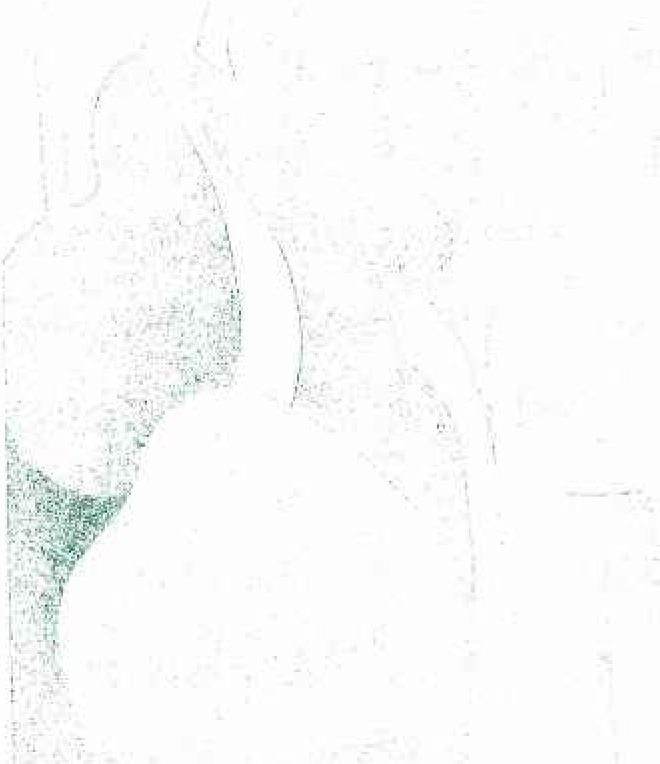

ان کی آنکھیں اشک بار اور
اندھی (قلم/۴۳)
ان کے چہرے سیاہ اور
غبار آلود (یونس/۳)
ان کی ناک پر داغ
لگایا جائے گا (قلم/۱۴)
ان کے منہ پر مہر لگا دی
جائے گی۔ (یٰس/۶۴)
وہ الٹے محشور ہوں گے
(اسراء/۹۷)
دانتوں سے اپنے ہاتھ
کاٹ رہے ہوں گے (فرقان/۲۷)
سر جھکائے افسوس کر رہے
ہوں گے (سجدہ/۱۲)
ان کی گردن میں زنجیر
ڈال رہے ہوں گے (غافر/۷۱)
انہیں ابلتا ہوا پانی دیا
جائے گا۔ (محمد/۱۵)
پریشان و ہراساں
ہوں گے (ابراھیم/۴۲)

جن پیڑ پودوں کے قرآن میں نام آئے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

رمّان — انار

قنو — کھجور کا خوشہ

رطب — تازہ خرما

شجر — درخت

زیتون — زیتون

سنبلہ — گیہوں کی بالی

نخل — کھجور کا درخت

طلح — کیلے کا درخت

تین — انجیر

فاکھہ — میوہ

قرآن کے بارے میں غیروں کے تاثرات

* "ژال لابم" فرانسوی دانشور صاحب قلم اپنی کتاب "تفصیل الایات" میں لکھتا ہے: "علم و دانش دنیا والوں کو مسلمانوں سے ملا ہے اور مسلمانوں نے ان علوم کو دریائے علم، قرآن سے لیا ہے اور اس سے دنیا میں بشریت کے لئے بہت سی نہریں جاری کی ہیں۔

* **دینورت**، ایک دوسرا مستشرق لکھتا ہے: "ہمیں اس بات کا اعتراف کرلینا چاہئے کہ یورپ میں رواج پانے والے طبیعی و فلکی علوم اور فلسفہ دریائے قرآنی تعلیمات کی دین ہے اور ہم مسلمانوں کے مدیون ہیں بلکہ اس لحاظ سے یورپ بھی اسلام ہی کا ایک شہر ہے۔"

* **خاتون ڈاکٹر لوراواکسیا واگلیری** "نابل" یونیورسٹی کی پروفیسر اپنی کتاب "پیشرفت سریع اسلام" میں لکھتی ہے: "اسلام کی آسمانی کتاب اعجاز کا ایک نمونہ ہے، قرآن وہ کتاب ہے کہ جس کا دوسرا نمونہ نہیں بنایا جاسکتا۔ گزشتہ ادبیات میں قرآن کے اسلوب و سبک کا نشان نہیں ملتا ہے۔ اس کا جو آہنگ انسان کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے وہ اس کے امتیازات میں ہے ...... یہ کیسے ممکن ہے یہ معجز نما کتاب محمد ﷺ کی تخلیق ہو جبکہ انہوں نے عربی ادبیات کی تعلیم بھی حاصل نہیں کی تھی۔

ہم اس کتاب میں علوم کے ایسے ذخیرے اور خزانے دیکھتے ہیں جو کہ بڑے بڑے فلاسفر، سیاستمدار اور قانون داں اشخاص کی استعداد سے باہر ہیں یہ چیزیں اس بات کا واضح ثبوت ہے قرآن کسی پڑھے لکھے انسان کا کلام نہیں ہے۔

خدا کن لوگوں کو دوست رکھتا ہے؟

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ المحسنین : بے شک خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(بقرہ/۱۹۵)

*

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ المتقین : بے شک خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

(آل عمران/۷٦)

*

وَ اللّٰہُ یُحِبُّ المطھّرین : اور خدا پاکیزہ لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

(توبہ/۱۰۹)

*

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ المتوکّلین : بے شک خدا توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

(آل عمران/۱۹۵)

*

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ المقسطین : بے شک خدا عدل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(مائدہ/۴۲)

*

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الّذین یُقاتلونَ فی سَبیلِہٖ : بے شک خدا ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

خدا کن لوگوں کو دوست نہیں رکھتا؟

اِنَّ اللّٰهَ لا یُحِبُّ الکافِرین : بے شک خدا کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔
(آل عمران/۳۲)

*

وَ اللّٰهُ لا یُحِبُّ الظّالِمین : اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔
(آل عمران/۵۷)

*

وَ اللّٰهُ لا یُحِبُّ المُفسِدین : خدا فساد پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔
(مائدہ/۶۴)

*

اِنَّهُ لا یُحِبُّ المُسرِفین : بے شک خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا
(اعراف/۳۱)

*

اِنَّ اللّٰهَ لا یُحِبُّ الخائِنین : بے شک خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا
(انفال/۵۸)

*

اِنَّهُ لا یُحِبُّ المُستَکبِرین : بے شک خدا مستکبرین کو دوست نہیں رکھتا۔
(نحل/۲۳)

قرآنی خبریں

* تبریز کے دو نوجوانوں نے قرآن کے معتدبہ حصہ کو دنیا کی چار کثیرالاستعمال زبان میں حفظ کیا ہے اور ابھی تک اس مقدس کتاب کو حفظ کرنے میں مشغول ہیں۔

یہ دونوں نوجوان ڈھائی سال کی عمر سے اپنے والد صاحب کی زیر نظر تعلیم قرآن حاصل کرنے میں مشغول ہیں۔ اور ابھی تک قرآن کے چالیس سورے، انگریزی، فارسی، ترکی اور عربی میں مع ترجمہ کے یاد کئے ہیں۔

(کیھان شمارہ ۱۳۵۷۳)

* اصفہان کے ایک نو سالہ بچے نے چار سال کی مدت میں قرآن کی چھ سو آیتیں حفظ کی ہیں، اسی طرح نہج البلاغہ کے چار زبانوں عربی، فارسی، انگریزی اور جرمنی میں ترجمہ حفظ کیا ہے۔

حفظ کیجئے!

قرآن کے دس پیغام

۱- اخوت:

انما المومنون اخوۃ مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں

(حجرات/۱۰)

۲- نیکی میں مقابلہ:

فاستبقوا الخیرات نیک کاموں کی انجام دہی میں ایک دوسرے پر سبقت کرو۔

(مائدہ/۴۸)

۳- نعمتیں:

و اذکروا نعمۃ اللہ علیکم خدا نے جو نعمتیں تمہیں دی ہیں، انھیں یاد کرو۔

(مائدہ/۷)

۴- امید:

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔

۵- توبہ:

و استغفر لذنبک اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔

۶۔ خدا کی معیت :

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ   تم جہاں کہیں بھی ہو خدا تمہارے ساتھ ہے۔

(حدید/۴)

۷۔ خدا جاننے والا ہے :

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْر   جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خدا واقف ہے۔

(حدید/۴)

۸۔ تقویٰ :

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى بهترين   بہترین توشہ تقویٰ ہے۔

(بقرہ/۱۹۸)

۹۔ حق کی کامیابی :

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ   حق کامیاب ہے باطل نابود ہے۔

(اسراء/۸۱)

۱۰۔ نیکی و بدی :

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا   اگر نیکی کرو تو اپنے لئے اور اگر بدی کروگے تو بھی اپنے ہی لئے۔

(اسراء/۷)

قرآن کے نام

* قرآن کریم۔ "خدا کا عظیم نوشتہ"
* فرقان۔ حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا۔
* کتاب اللہ۔ پیغام خدا
* کلام اللہ۔ اللہ کا کلام
* حبل اللہ۔ اللہ کی مضبوط رسی
* روح
* نور

قرآن کی خصوصیات

* نیک لوگوں کے لئے رحمت و ہدایت ہے۔
* بیماروں کے لئے شفا ہے۔
* عبادت کرنے والوں کا مونس۔
* پرہیزگاروں کے لئے نصیحت۔
* ہلاک ہونے والوں کے لئے ذریعہ نجات۔
* راہ سعادت پر چلنے والوں کے لئے راستہ۔
* دنیوی اور اخروی آفات سے ڈرنے والوں کے لئے باعث امان۔

جواب نامہ

بہارِ نور کا علمی مقابلہ

نام :

پتہ :

صفحہ ۲۳: جملہ سازی کا مقابلہ

۱۰ نمبر

.۱ .۲ .۳

.۴ .۵

حروف ملانے کا مقابلہ

۱۰ نمبر

.۱ .۲ .۳

.۴ .۵

قرآنی سوال

۱۰ نمبر

.۱

.۲

صفحہ ۳۰: وہ کون ہے؟

۱۰ نمبر

.۱ .۲ .۳

.۴ .۵

اولین و آخرین

۱۰ نمبر

۱.　　۲.　　۳.

۴.　　۵.

تلاش کیجئے

۱۰ نمبر

۱.　　۲.　　۳.

۴.　　۵.

صفحہ نمبر ۴۸

۴ نمبر

پیغمبر کا نام:

زوجہ کا نام:

بیٹے کا نام:

صفحہ ۷۲

۱۸ نمبر

۱.　　۲.　　۳.　　۴.　　۵.

۶.　　۷.　　۸.　　۹.

صفحہ ۸۰

۱۰ نمبر

قرآنی سوال:

اچھی طرح جان لیں:

۱۸ نمبر

آیۂ اول:

آیۂ دوم:

کل نمبر:

پتہ: ....

اهدائی
دفتر نمایندہ مقام معظم رهبری (مدظلہ العالی)
در پاکستان

معلومات

کہاں سے ؟

کہاں تک ؟

کہانی

مثال

قسم

دعا

مجموعہ بہار نور ایک کوشش ہے جوانوں اور نوجوانوں کو قرآن سے روشناس کرانے کیلئے جس کو آرٹ ، نقاشی ، طراحی . . . . کی بولتی ہوئی زبان میں پیش کیا گیا ہے ۔

اس سلسلے کے دوسرے مجموعے عنقریب شائقین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے ۔

کتاب کے آخر میں کچھ سوالات قائم کئے گئے ہیں جنکا مقصد ایک ثقافتی مقابلہ کا انعقاد ہے۔

معارف پبلشرز